خالص الاعتقاد

۱۳۲۸ھ

تصنیف لطیف:-

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

خالصُ الاعتقاد

۱۳۲۸

(اعتقادِ خالص)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

بشرفِ ملاحظۂ عالیہ حضرت والا درجت، بالا منزلت، عظیم البرکۃ حضرت مولٰنا مولوی سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العلیہ، بعد تسلیم وآداب خادمانہ عارض،

(۱) حضرتِ والا کو معلوم ہوگا کہ وہابیۂ گنگوہ و دیوبند و نانوتہ و تھانہ بھون و دہلی و سہسوان خذلہم اللہ تعالٰی نے اللہ عزّ وجلّ و حضورِ پُرنور سیّد الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کی شان میں کیا کیا کلماتِ ملعونہ

نوٹ: یہ کتاب حضرت گرامی مرتبت سید حسین حیدر میاں صاحب مارہروی علیہ الرحمۃ کے ان خطوط کے جواب میں بطور مراسلہ لکھی گئی جو موصوف نے بعض دیابنہ کی الزام تراشیوں سے پیدا شدہ صورتِ حال پر پریشان ہوکر تحقیق کے لئے مصنف علیہ الرحمۃ کو تحریر فرمائے تھے اور وہ خطوط چند صفحات قبل رسالہ کی تمہید میں مذکور ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

28
28

بکے، لکھے اور چھاپے، جن پر عامۂ علماء عرب و ہند نے ان کی تکفیر کی۔ کتاب حسام الحرمین مع تمہید ایمان و خلاصہ فوائد فتاوٰی حاضرِ خدمت ہیں۔ زیادہ نہ ہو تو صرف دو رسالے اولین تمہید ایمان و خلاصہ فوائد کو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمالیں کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہے۔

(۲) اس کتاب مستطاب کی اشاعت پر خدا اور رسول (جل وعلا و صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم) کے بدگویوں کی جو حالتِ اضطراب و پیچ و تاب ہے بیان سے باہر ہے۔ دو سال سے اسی کتاب کی طبع کے بعد چیخے چلاتے اور طرح طرح کے غل مچاتے۔ پرچوں، اخباروں میں گالیوں کے انبار لگاتے، سو سو پہلو بدلتے، اِدھر اُدھر پلٹے کھاتے ہیں، مگر اصل مبحث کا جواب دینا درکنار اس کا نام لئے ہول کھاتے ہیں۔ بدگویوں میں مرتضٰے حسن چاندپوری دیوبندی اور ان کے یارِ غار ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد صرف اسی لئے غل مچانے، بکشیں بدلنے، گالیاں چھاپنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں جن کے غل پر پانچ پانچ رسالے میرے احباب کے ان کو پہنچے ہوئے ہیں ان سب کا بھی جواب غائب اور چیخ بدستور۔ یہ تمام حال حضرتِ والا کو ملاحظہ رسالہ ظفر الدین الجید و ظفر الدین الطیب و اشتہار ضروری نوٹس و اشتہار نیا زمانہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا۔ سب مرسلِ خدمت ہیں، اور زیادہ تفصیل احباب فقیر کے رسالہ کین کش پنجہ پیچ و رسالہ بارش سنگی و رسالہ پیکان جانگداز کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگی۔ یہ سب زیرِ طبع ہیں، بعد طبع بعونہٖ تعالٰی اُن سے کہہ دوں گا کہ ارسالِ خدمتِ اقدس کریں۔

(۳) اب چند امور ضروری مختصراً عرض کروں کہ بعونہٖ تعالٰی اظہارِ حق و ابطالِ باطل کو بس ہوں۔

امر اول

وہابیہ کی افترا پردازیاں

ان چالوں کے علاوہ خدا و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدگویوں نے ادھر یہ کر گانٹھا کہ کسی طرح معارضہ بالقلب کیجئے یعنی ادھر بھی کوئی بات ایسی نسبت کریں جس پر معاذ اللہ حکم کفر یا ضلال لگا سکیں۔

اس کے لئے مسئلہ غیب میں افترا چھانٹنے شروع کئے۔

(۱) کبھی یہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم ذاتی، بے عطائے الٰہی مانتا ہے۔

(۲) کبھی یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم، علمِ الٰہی سے مساوی جانتا ہے، صرف قدم و

www.alahazratnetwork.org

حدوث کا فرق کرتا ہے۔

(۳) کبھی یہ کہ باستثنائے ذات وصفاتِ الٰہی باقی تمام معلوماتِ الٰہیہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم محیط بتاتا ہے۔

(۴) کبھی یہ کہ امورِ غیر متناہیہ بالفعل کو حضور پر نور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم بتفصیل تمام حاوی ٹھہراتا ہے۔

حالانکہ واحد قہار یہ دیکھ رہا ہے کہ یہ سب ان اشقیاء کا افترا ہے۔

سچے ہیں تو بتائیں کہ ان میں سے کون سا جملہ فقیر کے کس رسالے، کس فتوے، کس تحریر میں ہے؟

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین[1] — تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔(ت)

فاذ لم یاتوا بالشھداء فاولٰئک عند اللہ ھم الکٰذبون[2] — تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔(ت)

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون باٰیٰت اللہ واولٰئک ھم الکٰذبون[3] — جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی لوگ جھوٹے ہیں۔(ت)

یہی بیانات لوگوں کے سامنے بیان کرکے ان کو پریشان کرتے ہیں۔ ان کا پریشان ہونا حق بجانب ہے۔ اس پر اگر کوئی عالم مخالفت کرے تو ضرور اسے لائق ومناسب ہے۔ مفتریانِ کذاب اگر ان کلمات کا خود مجھ سے استفسار کرتے تو سب سے پہلے ان باطل باتوں کا رد وابطال میں کرتا۔

فقیر نے مکہ معظمہ میں جو رسالہ "الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ" اس باب میں تصنیف کیا جس کی متعدد نقول علماءِ کرام مکہ نے لیں اس میں ان تمام خرافات کا رد صریح موجود ہے۔ ان اباطیل کُل یا بعض پر جو عالم مخالفت کرے یا رد لکھے وہ رد وخلاف حقیقۃً انھیں ملعون افتراؤں پر عائد ہوگا، نہ اس پر جو ان اکاذیب سے بحمد اللہ ایسا بری ہے جیسے وہ مفتریانِ کذاب دین وحیا سے۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[4] — اور اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔(ت)

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۱۱۱
[2] القرآن الکریم ۲۴/ ۱۳
[3] " ۱۶/ ۱۰۵
[4] " ۲۶/ ۲۲۷

www.alahazratnetwork.org

حضرتِ والا کو حق سبحانہ وتعالٰی شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ اگر براہِ کرم قدیم لطف عمیم یہاں تشریف فرما ہوکر خادم نوازی کریں تو اصل رسالہ جس پر مولانا تاج الدین الیاس ومولانا عثمان بن عبدالسلام مفتیانِ مدینہ منورہ کی اصل تقریظات اُن کی مُہری دستخطی موجود ہیں، نظرِ انور سے گزاروں گا۔

فی الحال اُس کی دوچار عبارات عرض کرتا ہُوں جن سے روشن ہوجائے گا کہ مفتریوں کے افترا کس درجہ باطل و بادر ہوا ہیں، جس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی بدباطن کہے "اہلسنّت کا مذہب صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ پر تبرا اور صدیقہ طاہرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) پر بہتان اُٹھانا ہے"۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ میرے رسالہ کی نظرِ اول میں ہے:

(۱) العلم ذاتی مختص بالمولٰی سبحٰنہ وتعالٰی لایمکن لغیرہ ومن اثبت شیئا منہ ولو ادنٰی من ادنٰی، من ادنٰی من ذرۃ لاحد من العٰلمین فقد کفر واشرک۔[۱]

علمِ ذاتی اللہ عزوجل سے خاص ہے اس کے غیر کے لئے محال ہے، جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرّہ سے کمتر سے کمتر غیرِ خدا کے لئے مانے وہ یقیناً کافر ومشرک ہے۔

(۲) اُسی میں ہے:

اللاتناھی الکمی مخصوص بعلوم اللہ تعالٰی۔[۲]

غیر متناہی بالفعل کو شامل ہونا صرف علمِ الٰہی کے لئے ہے۔

(۳) اُسی میں ہے:

احاطۃ احد من الخلق بمعلومات اللہ تعالٰی علٰی جھۃ التفصیل التام محال شرعا وعقلا بل لو جمع علوم جمیع العٰلمین اولًا و اٰخرًا لما کانت لہ نسبۃ ما اصلا الٰی علوم اللہ سبحٰنہ وتعالٰی حتی کنسبۃ حصۃ من الف الف حصص قطرۃ الٰی الف الف بحر۔[۳]

کسی مخلوق کا معلوماتِ الٰہیہ کو بتفصیل تام محیط ہوجانا شرع سے بھی محال ہے اور عقل سے بھی۔ بلکہ اگر تمام اہلِ عالم اگلے پچھلوں سب کے جملہ علوم جمع کئے جائیں تو اُن کو علومِ الٰہیہ سے وہ نسبت نہ ہوگی جو ایک بُوند کے دس لاکھ حصوں سے ایک حصے کو دس لاکھ سمندروں سے۔

---

[۱] الدولۃ المکیۃ النظر الاول مطبع اہلسنت بریلی ص ۶
[۲] " " " " " " " ۱۰
[۳] " " " " " " " ۱۰

www.alahazratnetwork.org

(۴) اسی کی نظر ثانی میں ہے:

ظهر وبهر بما تقرر ان شبهة مساواة علوم المخلوقين طرا اجمعين بعلم ربنا اله العلمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين ۱؎

ہماری تقریر سے روشن وتاباں ہوگیا کہ تمام مخلوق کے جملہ علوم مل کر بھی علم الٰہی سے مساوی ہونے کا شبہہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ گزرے۔

(۵) اسی میں ہے:

قد اقمنا الدلائل القاهرة على ان احاطة علم المخلوق بجميع المعلومات الالٰهية محال قطعاً، عقلاً وسمعاً ۲؎

ہم قاہر دلیلیں قائم کرچکے کہ علم مخلوق کا جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہونا عقل وشرع دونوں کی رو سے یقیناً محال ہے۔

(۶) اسی کی نظر ثالث میں ہے:

العلم الذاتی والمطلق والمحیط التفصیلی مختص باللّٰہ تعالٰی وما للعباد الا مطلق العلم العطائی ۳؎

علم ذاتی اور بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں بندوں کے لئے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے۔

(۷) اسی کی نظر خامس میں ہے:

لا نقول بمساواة علم اللّٰہ تعالٰی ولا بحصوله بالاستقلال ولا نثبت بعطاء اللّٰہ تعالٰی ایضاً الا البعض ۴؎

ہم نہ علمِ الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں، اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع۔

میرا مختصر فتوٰی انباء المصطفٰی بمبئی مرادآباد میں تین بار ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہوکر شائع ہوا، ایک نسخہ اسی کا کہ رسالہ الکلمۃ العلیا کے ساتھ مطبوع ہوا مرسل خدمت ہے۔ اس سے بڑھ کر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی نسبت کرے مفتری کذاب ہے اور اللہ کے یہاں اس کا حساب۔

۱؎ الدولۃ المکیۃ النظر الثانی مطبعہ اہل سنت بریلی ص ۱۵

۲؎ " " " " " ۱۶

۳؎ " " النظر الثالث " " ۱۹

۴؎ " " النظر الخامس " " ۲۸

ف: الکلمۃ العلیا مصنفہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ

www.alahazratnetwork.org

امر دوم

بندوں کو علمِ غیب عطا ہونے کی سندیں اور آیاتِ نفی کی مراد

انھیں عبارات سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ علمِ غیب کا خاصۂ حضرتِ عزت ہونا بیشک حق ہے، اور کیوں نہ ہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے:

قل لایعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ[1] — تم فرمادو کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔

اور اس سے مراد وہی علمِ ذاتی وعلمِ محیط ہے کہ وہی باری عزوجل کے لئے ثابت اور اس سے مخصوص ہیں۔ علمِ عطائی کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو، علمِ غیر محیط کہ بعض اشیاء سے مطلع بعض سے ناواقف ہو، اللہ عزوجل کے لئے ہو ہی نہیں سکتا، اس سے مخصوص ہونا تو دوسرا درجہ ہے۔ اور اللہ عزوجل کی عطا سے علومِ غیب غیر محیط کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملنا بھی قطعاً حق ہے، اور کیوں نہ ہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے:

(۱) وماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولٰکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء[2] — اللہ اس لئے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کرے ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔

(۲) اور فرماتا ہے:

عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدًا الا من ارتضٰی من رسول[3] — اللہ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(۳) اور فرماتا ہے:

وما ھو علی الغیب بضنین[4] — یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں۔

(۴) اور فرماتا ہے:

ذٰلک من انباء الغیب نوحیہ الیک[5] — اے نبی! یہ غیب کی باتیں ہم تم کو مخفی طور پر بتاتے ہیں۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۷/ ۶۵ — [2] القرآن الکریم ۳/ ۱۷۹
[3] 〃 ۷۲/ ۲۶ — [4] 〃 ۸۱/ ۲۴
[5] 〃 ۱۲/ ۱۰۲

www.alahazratnetwork.org

(۵) حتی کہ مسلمانوں کو فرماتا ہے:

یؤمنون بالغیب[1] — غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے جس شیئ کا اصلاً علم ہی نہ ہو اس پر ایمان لانا کیونکر ممکن، لاجرم تفسیر کبیر میں ہے:

(۶) لایمتنع ان تقول نعلم من الغیب مالنا علیہ دلیل[2] — یہ کہنا کچھ منع نہیں کہ ہم کو اس غیب کا علم ہے جس میں ہمارے لئے دلیل ہے۔

(۷) نسیم الریاض میں ہے:

لم یکلفنا اللہ الایمان بالغیب الاوقد فتح لنا باب غیبہ[3] — ہمیں اللہ تعالٰی نے ایمان بالغیب کا جبھی حکم دیا ہے کہ اپنے غیب کا دروازہ ہمارے لئے کھول دیا ہے۔

فقیر نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے کہا تھا یہ ائمہ، علماء جو اپنے لئے مان رہے ہیں معلوم نہیں کہ مخالفین ان پر کون سا حکم جڑیں۔

(۸ و ۹) امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر میں حضرت شیخ اکبر سے نقل فرماتے ہیں:

للمجتہدین القدم الراسخ فی علوم الغیب[4] — علم غیب میں مجتہدین کے لئے مضبوط قدم ہے۔

(۱۰ و ۱۱) مولٰنا علی قاری (کہ مخالفین براہ نافہمی اس مسئلہ میں ان سے سند لاتے ہیں) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں کتاب عقائد تالیف حضرت شیخ ابوعبداللہ شیرازی سے نقل فرماتے ہیں:

نعتقد ان العبد ینقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم الغیب[5] — ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقی مقامات پا کر صفت روحانی تک پہنچتا ہے اس وقت اسے علم غیب حاصل ہوتا ہے۔

(۱۲) یہی علی قاری مرقاۃ میں اسی کتاب سے ناقل:

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۳

[2] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۲/ ۳ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۲/ ۲۸

[3] نسیم الریاض فصل ومن ذٰلک ما اطلع علیہ من الغیوب مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۳/ ۱۵۱

[4] الیواقیت والجواہر البحث التاسع والاربعون داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۴۸۰

[5] مرقاۃ المفاتیح کتاب الایمان الفصل الاول تحت حدیث ۲ المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۱/ ۱۲۸

www.alahazratnetwork.org

یطلع العبد علی حقائق الاشیاء ویتجلی لہ الغیب وغیب الغیب[1]

نورِ ایمان کی قوت بڑھ کر بندہ حقائق اشیاء پر مطلع ہوتا ہے اور اس پر غیب نہ صرف غیب بلکہ غیب کا غیب روشن ہوجاتا ہے۔

(۱۳) یہی علی قاری اسی مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

الناس ینقسم الٰی فطن یدرك الغائب کالمشاھد وھم الانبیاء والٰی من الغالب علیھم متابعۃ الحس ومتابعۃ الوھم فقط وھم اکثر الخلق فلابد لھم من معلو یکشف لھم المغیبات وما ھو الا النبی المبعوث لھذا الامر[2]

آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ زیرک کہ غیب کو مشاہد کی طرح جانتے ہیں اور یہ انبیاء ہیں، دوسرے وہ جن پر صرف حس و وہم کی پیروی غالب ہے اکثر مخلوق اسی قسم کی ہے۔ توان کو ایک بتانے والے کی ضرورت ہے جوان پر غیبوں کو کھول دے اور وہ بتانے والا نہیں مگر نبی کہ خود اس کام کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

(۱۴ و ۱۵) یہی علی قاری شرح فقہ اکبر میں حضرت ابو سلیمان دارانی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ناقل:

الفراسۃ مکاشفۃ النفس ومعاینۃ الغیب وھی من مقامات الایمان[3]

فراستِ مومن (جس کا ذکر حدیث میں ارشاد ہوا ہے) وہ رُوح کا کشف اور غیب کا معاینہ ہے اور یہ ایمان کے مقاموں میں سے ایک مقام ہے۔

(۱۶ و ۱۷) امام ابن حجر مکی کتاب الاعلام، پھر علامہ شامی سل الحسام میں فرماتے ہیں:

الخواص یجوزان ان یعلموا الغیب فی قضیۃ او قضایا کما وقع لکثیر منھم اشتھر[4]

جائز ہے کہ اولیاء کو کسی واقعے یا وقائع میں علم غیب ملے جیسا کہ ان میں بہت کیلئے واقع ہوکر مشتہر ہوا۔

(۱۸ و ۱۹) تفسیر معالم وتفسیر خازن میں زیر قولہ تعالٰی "وما ھو علی الغیب بضنین[5]" ہے:

یقول انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے نبی صلی اللہ تعالٰی

---

[1] مرقاۃ المفاتیح کتاب الایمان الفصل الاول تحت حدیث ۲ المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۱/۱۱۹

[2] " " " " " " ۱/۱۲۰

[3] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر خوارق العادات الخ مصطفی البابی مصر ص ۸۰

[4] الاعلام بقواطع الاسلام مکتبۃ الحقیقۃ بشارع دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۵۹
سل الحسام رسالہ من رسائل ابن عابدین سہیل اکیڈمی لاہور ۲/۳۱۱

[5] القرآن الکریم ۸۱/۲۴

www.alahazratnetwork.org

یاتیہ علم الغیب فلا یبخل بہ علیکم بل یعلمکم۔[1]

علیہ وسلم کو غیب کا علم آتا ہے وہ تمھیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں۔

(۲۰) تفسیر بیضاوی زیر قولہ تعالٰی "وعلمنٰہ من لدنا علما[2]" ہے:

ای مما یختص بنا ولا یعلم الا بتوفیقنا وھو علم الغیوب۔[3]

یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے وہ علم کہ ہمارے ساتھ خاص ہے اور بے ہمارے بتائے ہوئے معلوم نہیں ہوتا وہ علمِ غیب ہم نے خضر کو عطا فرمایا ہے۔

(۲۱) تفسیر ابن جریر میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے:

قال انک لن تستطیع معی صبرا وکان رجلا یعلم علم الغیب قد علم ذٰلک۔[4]

حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موسٰی علیہ السلام سے کہا: آپ میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے خضر علمِ غیب جانتے تھے انھیں علمِ غیب دیا گیا تھا۔

(۲۲) اُسی میں ہے عبداللہ ابن عباس نے فرمایا: خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا:

لم تحط من علم الغیب بما اعلم۔[5]

جو علمِ غیب میں جانتا ہوں آپ کا علم اُسے محیط نہیں۔

(۲۳) امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:

النبوۃ التی ھی الاطلاع علی الغیب۔[6]

نبوت کے معنی ہی یہ ہیں کہ علمِ غیب جاننا۔

(۲۴) اُسی میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسم مبارک نبی کے بیان میں فرمایا:

النبوۃ ماخوذۃ من النباء وھو الخبر ای ان اللہ تعالٰی اطلعہ علٰی غیبہ۔[7]

حضور کو نبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو اپنے غیب کا علم دیا۔

---

[1] معالم التنزیل تحت آیۃ ۸۱/ ۲۴ دارالکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۴۲۲
لباب التاویل فی معانی التنزیل (تفسیر الخازن) " " " " ۴/ ۳۹۹

[2] القرآن الکریم ۱۸/ ۶۵

[3] انوار التنزیل (تفسیر البیضاوی) تحت آیۃ ۱۸/ ۶۵ دارالفکر بیروت ۳/ ۵۱۰

[4] جامع البیان (تفسیر الطبری) " ۱۸/ ۶۷ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۵/ ۳۲۳

[5] " " " ۱۸/ ۶۸ " " " " "

[6] المواہب اللدنیہ المقصد الثانی الفصل الاول المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۷

[7] " " " " " " ۲/ ۴۵ و ۴۶

www.alahazratnetwork.org

(۲۵) اُسی میں ہے :

قد اشتھر وانتشر امرہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب[1]

بے شک صحابہ کرام میں مشہور و معروف تھا کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو غیبوں کا علم ہے۔

(۲۶) اُسی کی شرح زرقانی میں ہے :

اصحابہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جازمون باطلاعہ علی الغیب[2]

صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے۔

(۲۷) علی قاری شرح بُردہ شریف میں فرماتے ہیں :

علمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حاو لفنون العلم (الٰی ان قال) ومنھا علمہ بالامور الغیبیۃ[3]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم اقسام علم کو حاوی ہے غیبوں کا علم بھی علم حضور کی شاخوں سے ایک شاخ ہے۔

(۲۸) تفسیر امام طبری اور تفسیر درِ منثور میں بروایت ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم وغیرہ ائمہ محدثین سیدنا امام مجاہد تلمیذ خاص حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے :

انہ قال فی قولہ تعالٰی ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب[4]

انھوں نے فرمایا اللہ کے قول "ولئن سالتھم" الخ کی تفسیر میں کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا کہ محمد (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم سے بیان کرتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں فلاں وادی میں ہے بھلا وہ غیب کی باتیں کیا جانیں۔ (ت)

یعنی کسی کا ناقہ گم ہوگیا تھا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ "وہ فلاں جنگل میں ہے۔" ایک منافق

---

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد الثامن الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۳/۵۵۳

[2] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ " " " " دار المعرفۃ بیروت ۷/۲۰۰

[3] الزبدۃ العمدۃ شرح البردۃ تحت شعر وواقفون لدیہ عند حدھم الخ جمعیۃ علماء سکندریہ خیرپور سندھ ص ۵۷

[4] جامع البیان (تفسیر الطبری) تحت آیۃ ۹/۶۵ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۰/۱۹۶

الدر المنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ وغیرہ " " " " " " " ۴/۲۱۰

www.alahazratnetwork.org

بولا، "محمد غیب کیا جانیں"۔ اسی پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ ان سے فرما دیجئے کہ "اللہ اور اس کے رسول اور اس کی آیتوں سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔

حضرت ملاحظہ فرمائیں کہ یہ آیت مخالفین پر کیسی آفت ہے!

وہابیہ پر غضبوں کی ترقیاں

ان پر **پہلا غضب** ائمہ کے اقوال تھے کہ دریا سے قطرہ عرض کئے ان پر تو یہیں تک تھا کہ یہ سب ائمہ دین ان مخالفین دین کے مذہب پر معاذ اللہ کافر و مشرک ٹھہرتے ہیں۔

دوسرا غضب اس سے زیادہ آفت اس حدیث ابن عباس میں تھی کہ معاذ اللہ عبد اللہ ابن عباس خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب بتا کر کافر قرار پاتے ہیں۔

تیسرا غضب اس سے عظیم تر اشد آفت مواہب شریف اور زرقانی کی عبارات میں تھی کہ نہ صرف عبد اللہ ابن عباس بلکہ عام صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب پر ایمان لا کر وہابیہ کے دھرم میں کافر ہوئے جاتے ہیں۔

چوتھا غضب اس سے سخت تر ہولناک آفت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی دوسری حدیث میں تھی کہ سیدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں خود اپنے لئے علم غیب بتا کر معاذ اللہ (خاکم بدہن وہابیہ) کافر ٹھہرتے ہیں۔

پانچواں غضب اس سے بھی انتہا درجہ کی حد سے گزری ہوئی آفت کہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اجماعاً، قطعاً، یقیناً، ایماناً اللہ کے رسول و نبی اور اولوالعزم من الرسل سے ہیں وہابیہ کی تکفیر سے کہاں بچتے ہیں۔

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان سے کہا کہ مجھے علم غیب ہے جو آپ کو نہیں، اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر کچھ انکار نہ فرمایا۔ کیا اس پر ایک وہابی نکلے گا کہ افسوس ایک ناؤ کا تختہ توڑ دینے یا گرتی دیوار بے اُجرت سیدھی کر دینے پر وہ اعتراض کہ باوصف وعدہ صبر نہ ہو سکا اور وہابی شریعت کی رُو سے مُنہ بھر کلمہ کفر سُنا اور شربت کا گھونٹ پی کر چُپ رہے۔

خیر، ان سب آفتوں کا وہابیہ کے پاس تین کہاوتوں سے علاج تھا:

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خضر کے لئے علم غیب تسلیم کیا تو وہابیہ کہہ سکتے تھے کہ موسیٰ بدین خود، مایاں بدین خود، حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے علم غیب بتایا تو وہ اس شیطانی مثل کی آڑ لے سکتے تھے

www.alahazratnetwork.org

کرنا کس نے ڈبوئی، خواجہ خضر نے۔

ابن عباس وصحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے علم غیب جانا تو کسی دہن دریدہ وہابی کو کہتے کیا لگتا کہ،

پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند
(پیر نہیں اڑتے بلکہ مرید انھیں اڑاتے ہیں۔ ت)

لعنۃ اللہ علی الظلمین (ظالموں پر اللہ تعالٰی کی لعنت۔ ت)

مگر چھٹا غضب ڈھر کی قیامت تو خود اللہ واحد قہار نے ڈھادی، پورا قہر اس آیۂ کریمہ اور اس کی شانِ نزول نے توڑا، یہاں اللہ عزوجل یہ حکم لگا رہا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی غیب دانی سے منکر ہو وہ کافر ہے، وہ اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتا ہے، وہ کلمہ گوئی کرکے مرتد ہوتا ہے، افسوس کہ یہاں اس چوتھی مثل کے سوا کچھ گنجائش نہیں کہ ؎

ما ز یاراں چشم یاری داشتیم خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم
(ہم نے دوستوں سے دوستی کی امید رکھی تھی جو کچھ ہم نے گمان کیا وہ خود غلط تھا۔ ت)

بھلا جس خدا کی توحید بنی رکھنے کے لئے نبی سے بگاڑی، رسولوں سے بگاڑی، سب کے علم پر دولتی جھاڑی، غضب ہے وہی خدا و ہابیہ کو چھوڑ کر رسول کا ہوجائے الٹا وہابیہ پر حکم کفر لگائے، سچ ہے اب کسی سے دوستی کا دھرم نہ رہا، معلوم نہیں کہ اب مخالفین اپنے سرگروہوں کا فتوٰی مانتے ہیں یا اللہ واحد قہار کا۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ (نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بلندی وعظمت والے خدا کی طرف سے۔ ت)۔

امر سوم

ذاتی وعطائی کی جانب علم کا انقسام اور علماء کی تصریحات

مخالفین کو تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فضائل کریمہ کی دشمنی نے اندھا بہرا کر دیا، انھیں حق نہیں سوجھتا مگر تھوڑی سی عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ یہاں کچھ بھی دشواری نہیں۔

علم یقیناً ان صفات میں سے ہے کہ غیر خدا کو بعطائے خدا مل سکتا ہے، تو ذاتی وعطائی کی طرف اس کا انقسام یقینی، یونہی محیط وغیر محیط کی تقسیم بدیہی۔ ان میں اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے

www.alahazratnetwork.org

قابل صرف ہر تقسیم کی قسم اول ہے یعنی علم ذاتی و علم محیط حقیقی۔

تو آیات و احادیث و اقوالِ علماء جن میں دوسرے کے لئے اثباتِ علمِ غیب سے انکار ہے اُن میں قطعاً یہی قسمیں مراد ہیں۔ فقہاء کہ حکمِ تکفیر کرتے ہیں انھیں قسموں پر حکم لگاتے ہیں کہ آخر بنائے تکفیر یہی تو ہے کہ خدا کی صفتِ خاصہ دُوسرے کے لئے ثابت کی۔ اب یہ دیکھ لیجئے کہ خدا کے لئے علم ذاتی خاص ہے یا عطائی۔ حاشا للہ علم عطائی خدا کے ساتھ ہونا درکنار خدا کے لئے محال قطعی ہے کہ دوسرے کے دیئے سے اسے علم حاصل ہو پھر خدا کے لئے علم محیط حقیقی خاص ہے یا غیر محیط، حاشا للہ علم محیط خدا کے لئے محال قطعی ہے جس میں بعض معلومات مجہول رہیں، تو علم عطائی غیر محیط حقیقی غیر خدا کے لئے ثابت کرنا خدا کی صفتِ خاصہ ثابت کرنا کیونکر ہوا کہ تکفیرِ فقہاء اگر اس طرف ناظر ہو تو معنے یہ ٹھہریں گے کہ دیکھو تم غیر خدا کے لئے وہ صفت ثابت کرتے ہو جو زنہار خدا کی صفت نہیں ہو سکتی لہذا کافر ہو یعنی وہ صفت غیر کے لئے ثابت کرنی چاہئے تھی جو خاص خدا کی صفت ہے، کیا کوئی احمق سا احمق ایسا اخبث جنون گوارا کرسکتا ہے ولکن النجدیۃ قوم لایعقلون (لیکن نجدی بے عقل قوم ہے۔ ت)

(۲۹ و ۳۰) امام ابن حجر مکی فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

وماذکرناہ فی الاٰیۃ صرح بہ النووی رحمہ اللہ تعالٰی فی فتاواہ فقال معناھا لایعلم ذٰلک استقلالاً وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالٰی[1]

یعنی ہم نے جو آیات کی تفسیر کی امام نووی رحمہ اللہ تعالٰی نے اپنے فتاوٰی میں اس کی تصریح کی، فرماتے ہیں آیت کے معنی یہ ہیں کہ غیب کا ایسا علم صرف خدا کو ہے جو بذاتِ خود ہو اور جمیع معلومات کو محیط ہو۔

(۳۱) نیز شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں:

انہ تعالٰی اختص بہ لکن من حیث الاحاطۃ فلاینافی ذٰلک اطلاع اللہ تعالٰی لبعض خواصہ علٰی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیھن خمس لایعلمھن الا اللہ[2]

غیب اللہ کے لئے خاص ہے مگر بمعنے احاطہ تو اس کے منافی نہیں کہ اللہ تعالٰی نے اپنے بعض خاصوں کو بہت سے غیبوں کا علم دیا یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

---

[1] فتاوٰی حدیثیہ مطلب فی حکم ما اذا قال فلان یعلم الغیب مصطفی البابی مصر ص ۲۲۸

[2] افضل القراء لقراء ام القرٰی تحت شعر لک ذات العلوم الخ مجمع الثقافی ابوظبی ۴۴ - ۱۴۳

www.alahazratnetwork.org

(۳۲) تفسیر کبیر میں ہے :

قولہ ولا اعلم الغیب یدل علی اعترافہ بانہ غیر عالم بکل المعلومات[1]

یعنی آیت میں جو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ارشاد ہوا تم فرمادو میں غیب نہیں جانتا، اس کے یہ معنی ہیں کہ میرا علم جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو حاوی نہیں۔

(۳۳ و ۳۴) امام قاضی عیاض شفا شریف اور علامہ شہاب الدین خفاجی اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں :

(ھذہ المعجزۃ) فی اطلاعہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی الغیب (المعلومۃ علی القطع) بحیث لایمکن انکارھا او التردد فیہا لاحد من العقلاء (لکثرۃ رواتھا و اتفاق معانیہا علی الاطلاع علی الغیب) وھذا لاینافی الاٰیات الدالۃ علی انہ لایعلم الغیب الا اللہ وقولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علیہ باعلام اللہ تعالٰی لہ فامر متحقق بقولہ تعالٰی فلا یظہر علٰی غیبہ احدا الا من ارتضٰی من رسول[2]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا معجزہ علمِ غیب یقیناً ثابت ہے جس میں کسی عاقل کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کہ اس میں احادیث بکثرت آئیں اور ان سب سے بالاتفاق حضور کا علمِ غیب ثابت ہے اور یہ ان آیتوں کے کچھ منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور یہ کہ نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو اس کہنے کا حکم ہوا کہ میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت خیر جمع کرلیتا۔ اس لئے کہ آیتوں میں نفی اس علم کی ہے جو بغیر خدا کے بتائے ہو اور اللہ تعالٰے کے بتائے سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو علمِ غیب ملنا تو قرآن عظیم سے ثابت ہے کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسول کے۔

(۳۵) تفسیر نیشاپوری میں ہے :

لا اعلم الغیب فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لایعلمہ الا اللہ[3]

آیت کے یہ معنی ہیں کہ علمِ غیب جو بذاتِ خود ہو وہ خدا کے ساتھ خاص ہے۔

---

[1] مفاتیح الغیب

[2] نسیم الریاض شرح الشفا للقاضی عیاض ومن ذلک ما اطلع علیہ من الغیوب مرکز اہلسنت برکات رضا ۳/۱۵۰

[3] غرائب القرآن (تفسیر النیساپوری) تحت آیۃ ۶/۵۰ مصطفی البابی مصر ۶/۱۱۰

www.alahazratnetwork.org

(۳۶) تفسیر انموذج جلیل میں ہے:

معناہ لایعلم الغیب بلادلیل الا اللہ او بلاتعلیم الا اللہ اوجمیع الغیب الا اللہ۔[1]

آیت کے یہ معنی ہیں کہ غیب کو بلادلیل و بلاتعلیم جاننا یا جمیع غیب کو محیط ہونا یہ اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے۔

(۳۷) جامع الفصولین میں ہے:

یجاب بانہ یمکن التوفیق بان المنفی ھو العلم بالاستقلال لا العلم بالاعلام او المنفی ھو المجزوم بہ لا المظنون ویؤیدہ قولہ تعالٰی اتجعل فیھا من یفسد فیھا الأیۃ لانہ غیب اخبر بہ الملئکۃ ظنا منھم او باعلام الحق فینبغی ان یکفر لو ادعاہ مستقلا لا لو اخبر بہ باعلام فی نومہ او یقظتہ بنوع من الکشف اذ لا منافاۃ بینہ وبین الأیۃ لما مر من التوفیق۔[2]

(یعنی فقہا نے دعوٰی علم غیب پر حکم کفر کیا اور حدیثوں اور ائمہ ثقات کی کتابوں میں بہت غیب کی خبریں موجود ہیں جن کا انکار نہیں ہوسکتا) اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں تطبیق یُوں ہوسکتی ہے کہ فقہاء نے اس کی نفی کی ہے کہ کسی کے لئے بذاتِ خود علم غیب مانا جائے خدا کے بتائے سے علم غیب کی نفی نہ کی، یا نفی قطعی کی ہے نہ ظنی کی، اور اس کی تائید یہ آیت کریمہ کرتی ہے: فرشتوں نے عرض کی کیا تُو زمین میں ایسوں کو خلیفہ کرے گا جو اس میں فساد و خونریزی کریں گے۔ ملائکہ غیب کی خبر بولے مگر ظناً یا خدا کے بتائے سے، تو تکفیر اس پر چاہئے کہ کوئی بے خدا کے بتائے علم غیب ملنے کا دعوٰی کرے نہ یُوں کہ براہِ کشف جاگتے یا سوتے میں خدا کے بتائے سے، ایسا علمِ غیب آیت کے کچھ منافی نہیں۔

(۳۸ و ۳۹) ردالمحتار میں امام صاحبِ ہدایہ کی مختارات النوازل سے ہے:

لوادعی علم الغیب بنفسہ

اگر بذاتِ خود علمِ غیب حاصل کرلینے کا دعوٰی

---

[1]

[2] جامع الفصولین الفصل الثامن والثلاثون اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/۳۰۲

www.alahazratnetwork.org

يكفر[1] | کرے تو کافر ہے۔

(۴۰ تا ۴۴) اسی میں ہے:

قال فی التتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انه لایکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالٰی عالم الغیب فلا یظھر علی غیبه احدا الامن ارتضٰی من رسول اھ، قلت بل ذکروا فی کتب العقائد ان من جملة کرامات الاولیاء الاطلاع علی بعض المغیبات وردوا علی المعتزلة المستدلین بھذہ الاٰیة علی نفیھا[2]

تاتارخانیہ میں ہے کہ فتاوٰی حجہ میں ہے ملتقط میں فرمایا کہ "جس نے اللہ ورسول کو گواہ کرکے نکاح کیا کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اشیاء نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روح مبارک پر عرض کیجاتی ہیں اور بیشک رسولوں کو بعض علم غیب ہے، اللہ تعالٰی فرماتا ہے "غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو"۔ علامہ شامی نے فرمایا کہ بلکہ ائمہ اہلسنت نے کتب عقائد میں فرمایا کہ بعض غیبوں کا علم ہونا اولیاء کی کرامت سے ہے اور معتزلہ نے اس آیت کو اولیاء کرام سے اس کی نفی پر دلیل قرار دیا۔ ہمارے ائمہ نے اس کا رَد کیا یعنی ثابت فرمایا کہ آیہ کریمہ اولیاء سے بھی مطلقًا علم غیب کی نفی نہیں فرماتی۔

(۴۵) تفسیر غرائب القرآن و رغائب الفرقان میں ہے:

لم ینف الاالدرایة من قبل نفسه وما نفی الدرایة من جھة الوحی[3]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اپنی ذات سے جاننے کی نفی فرمائی ہے خدا کے بتائے سے جاننے کی نفی نہیں فرمائی۔

(۴۶ و ۴۷) تفسیر جمل شرح جلالین و تفسیر خازن میں ہے:

المعنی لا اعلم الغیب الا ان | آیت میں جو ارشاد ہوا کہ میں غیب نہیں جانتا

---

[1] ردالمحتار کتاب الجہاد باب المرتد داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۲۹۶

[2] ردالمحتار کتاب النکاح قبیل فصل فی المحرمات داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/۲۶۹

[3] غرائب القرآن (تفسیر النیساپوری) تحت آیۃ ۹/۴۶ مصطفٰی البابی مصر ۸/۲۹

www.alahazratnetwork.org

يطلعني الله تعالٰى عليه[1]

اس کے معنی یہ ہیں کہ میں بے خدا کے بتائے نہیں جانتا۔

(۴۸) تفسیر البیضاوی میں ہے:

لا اعلم الغیب مالم یوح الی ولم ینصب علیه دلیل[2]

آیت کے یہ معنی ہیں کہ جب تک کوئی وحی یا کوئی دلیل قائم نہ ہو مجھے بذاتِ خود غیب کا علم نہیں ہوتا۔

(۴۹) تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

وعنده مفاتیح الغیب وجه اختصاصها به تعالٰی انه لا یعلمها کما هی ابتداءً الا هو[3]

یہ جو آیت میں فرمایا کہ غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اُس کے سوا انھیں کوئی نہیں جانتا اس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداءً بغیر بتائے ان کی حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی۔

(۵۰) تفسیر علامہ نیشاپوری میں ہے:

(قل لا اقول لکم) لم یقل لیس عندی خزائن الله لیعلم ان خزائن الله وهی العلم بحقائق الاشیاء وماهیاتها عنده صلی الله تعالٰی علیه وسلم باستجابة دعاءه صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی قوله ارنا الاشیاء کما هی ولکنه یکلم الناس علی قدر عقولهم (ولا اعلم الغیب) ای لا اقول لکم هذا مع انه قال صلی الله تعالٰی علیه

یعنی ارشاد ہوا کہ اے نبی! فرمادو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں، بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ہیں مگر حضور لوگوں سے ان کی سمجھ کے قابل باتیں فرماتے ہیں، اور وہ خزانے کیا ہیں، تمام اشیاء کی حقیقت و ماہیت کا علم حضور نے اسی کے ملنے کی دعا کی اور اللہ عزوجل نے قبول فرمائی۔ پھر فرمایا

[1] لباب التاویل (تفسیر الخازن) تحت الآیۃ ۷/ ۱۸۸ ۲/ ۲۸۰ و الفتوحات الالٰہیۃ (تفسیر الجمل) ۳/ ۱۵۸

[2] انوار التنزیل (تفسیر البیضاوی) تحت آیۃ ۶/ ۵۰ دار الفکر بیروت ۲/ ۴۱۰

[3] عنایۃ القاضی علی تفسیر البیضاوی " ۶/ ۵۰ دار صادر بیروت ۴/ ۶۳

www.alahazratnetwork.org

وسلم علمت ماکان وماسیکون[1] اھ مختصرًا۔

میں نہیں جانتا یعنی تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے۔ ورنہ حضور تو خود فرماتے ہیں مجھے ماکان و مایکون کا علم ملا یعنی جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے انتہی۔

الحمدُ للہ اس آیۂ کریمہ کی کہ "فرما دو میں غیب نہیں جانتا" ایک تفسیر وہ تھی جو تفسیر کبیر سے گزری کہ احاطۂ جمیع غیوب کی نفی ہے، نہ کہ غیب کا علم ہی نہیں۔

دوسری وہ تھی جو بہت کتب سے گزری کہ بے خدا کے بتائے جاننے کی نفی ہے نہ یہ کہ بتائے سے بھی مجھے علمِ غیب نہیں۔

اب بحمد اللہ تعالٰی سب سے لطیف تر یہ تیسری تفسیر ہے کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے علمِ غیب ہے، اس لئے کہ اے کافرو! تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے ماکان ومایکون کا علم ملا ہے۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

امرِ چہارم

علمِ غیب سے متعلق اجماعی مسائل

یہاں تک جو کچھ معروض ہوا جمہور ائمہ دین کا متفق علیہ ہے۔

(۱) بلاشبہہ غیرِ خدا کے لئے ایک ذرہ کا علم ذاتی نہیں اس قدر خود ضروریاتِ دین سے اور منکر کافر۔

(۲) بلاشبہہ غیرِ خدا کا علم معلوماتِ الٰہیہ کو حاوی نہیں ہو سکتا، مساوی درکنار تمام اولین و آخرین و انبیاء و مرسلین و ملائکہ و مقربین سب کے علوم مل کر علومِ الٰہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ایک ذرا سی بوند کے کروڑویں حصے کو کہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے نسبت ضرور ہے بخلاف علومِ الٰہیہ کہ غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہیں، اور مخلوق کے علوم اگرچہ عرش و فرش، شرق و غرب وجملہ کائنات از روزِ اول تا روزِ آخر کو محیط ہو جائیں آخر متناہی ہیں کہ عرش و فرش دو حدیں

---

[1] غرائب القرآن (تفسیر النیسابوری) تحت الآیۃ ۶/۵۰ مصطفی البابی مصر ۷/۱۱۲

www.alahazratnetwork.org

ہیں۔ روزِ اول و روزِ آخر دو حدیں ہیں۔ اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب متناہی ہے۔
بالفعل غیر متناہی کا علم تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا تو جملہ علوم خلق کو علم الٰہی سے اصلاً نسبت ہوتی ہی محال قطعی ہے نہ کہ معاذ اللہ توہمِ مساوات۔

(۳) یوں ہی اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل کے دینے سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کثیر و وافر غیبوں کا علم ہے یہ بھی ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو کافر ہے کہ سرے سے نبوت ہی کا منکر ہے۔

(۴) اس پر بھی اجماع ہے کہ اس فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا حصہ تمام انبیاء و تمام جہان سے اتم و اعظم ہے اللہ عزوجل کی عطا سے حبیب اکرم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جن کا شمار اللہ عزوجل ہی جانتا ہے مسلمانوں کا یہاں تک اجماع تھا مگر وہابیہ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی عظمت کس دل سے گوارا ہو۔ انھوں نے صاف کہہ دیا کہ؛

(۱) حضور کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں[۱]

(۲) وہ اور تو اور اپنے خاتمے کا بھی حال نہ جانتے تھے[۲] ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ؛

(۳) خدا کے بتانے سے بھی اگر بعض مغیبات کا علم ان کے لئے مانے جب بھی شرک ہے[۳]

(۴) اس پر قہر یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو تو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہ مانیں اور ابلیس لعین کے لئے تمام زمین کا علم محیط حاصل جانیں[۴]

(۵) اس پر عذر کہ ابلیس کی وسعتِ علم نص سے ثابت ہے، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے[۵]

(۶) پھر ستم، قہر یہ کہ جو کچھ ابلیس کے لئے خود ثابت مانا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم

۱؎ البراہین القاطعۃ	بحث علم غیب	مطبع بلاسا واقع ڈھور	ص ۵۱
۲؎ 〃 〃	〃	〃 〃 〃	〃
۳؎ 〃 〃	〃	〃 〃 〃	〃
۴؎ 〃 〃	〃	〃 〃 〃	〃
۵؎ 〃 〃	〃	〃 〃 〃	〃

www.alahazratnetwork.org

کے لئے اس کے ماننے پر جھٹ حکمِ شرک جڑ دیا یعنی خاص صفت ابلیس کے لئے تو ثابت ہے وہ تو خدا کا شریک ہے، مگر حضور کے لئے ثابت کرو تو مشرک ہو۔

(۷) اس پر بعض غالی اور بڑھے اور صاف کہہ دیا کہ جیسا علمِ غیب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل، ہر چوپائے کو ہوتا ہے۔[۱] انا للہ وانا الیہ راجعون (بے شک ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا ہے۔ ت)

اصل بحث ان کلماتِ ملعونہ کی ہے، خبثاء کاوا کاٹ کر (پینترا بدل کر) اس سے بچتے اور علم کے خاص وغیرِ خاص ہونے کی بحث بے علاقہ لے دوڑتے ہیں کہ علمِ غیب کو آیات و احادیث نے خاص بخدا بتایا ہے۔ فقہائے دوسرے کے لئے اس کے اثبات کو کفر کہا ہے۔ اس کا جواب تو اوپر معروض ہو چکا کہ خدا کے ساتھ خاص وہی علم ذاتی ومحیط حقیقی ہے غیر کے لئے اسی کے اثبات کو فقہاء کفر کہتے ہیں۔

علمِ عطائی غیر محیط حقیقی خدا کے لئے ہو ہی نہیں سکتا نہ کہ معاذ اللہ اس کی صفت خاصہ ہو یہ علم ہم نے نہ غیرِ خدا کے لئے مانا نہ وہ نصوص و اقوال ہم پر وارد۔ مگر ان حضرات سے پُوچھئے کہ آیات و احادیث حصر و اقوال فقہاء، علم عطائی غیر محیط حقیقی کو بھی شامل ہیں یا نہیں، اگر نہیں تو تمہارا کتنا جنون ہے کہ انھیں ہم پر پیش کرتے ہو ان کو ہمارے دعوے سے کیا منافات ہوئی اور اگر اسے بھی شامل ہیں تو اب بتایئے کہ گنگوہی صاحب آپ ابلیس کے لئے جو علم محیط زمین اور تھانوی صاحب آپ ہر پاگل ہر چوپائے کے لئے جو علم غیب کے قائل ہیں آیا اُن کے لئے علم ذاتی حقیقی مانتے ہیں یا اس کا غیر، بر تقدیر اول قطعاً کافر ہو، بر تقدیر ثانی بھی خود تمہارے ہی منہ سے وہ آیات وہ احادیث و اقوالِ فقہاء تم پر وارد۔ اور تم اپنے ہی پیش کردہ دلائل سے خود کافر و مرتد۔

اب کہئے، مفر کدھر؟

ہاں مفر وہی ہے کہ ابلیس اور پاگل اور چوپائے سب تو علمِ غیب رکھتے ہیں، آیات و احادیث و اقوالِ فقہاء اُن کے لئے نہیں، وہ تو صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نفیِ علم کے لئے ہیں۔

الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین (خبردار! ظالموں پر اللہ تعالٰی کی لعنت ہے۔ ت)

---

[۱] تغیر العنوان مع حفظ الایمان دریبہ کلاں دہلی بھارت ص ۱۷

www.alahazratnetwork.org

امر پنجم

علم غیب کی اختلافی حدود اور مسلکِ عرفاء

فضلِ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منکروں کو جہنم جانے دیجئے۔ تتمہ کلام استماع فرمائیے، ان تمام اجماعات کے بعد ہمارے علماء میں اختلاف ہوا کہ بے شمار علوم غیب جو مولٰی عزوجل نے اپنے محبوب اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عطا فرمائے آیا وہ روزِ اول سے یوم آخر تک تمام کائنات کو شامل ہیں جیسا کہ عموم آیات و احادیث کا مفاد ہے یا ان میں تخصیص ہے۔

بہت اہلِ ظاہر جانبِ خصوص گئے ہیں، کسی نے کہا متشابہات کا، کسی نے کہا خمس کا، کسی نے کہا ساعت کا، اور عام علماء باطن اور ان کے اتباع سے بکثرت علماء ظاہر نے آیات و احادیث کو ان کے عموم پر رکھا ماکان ومایکون بھیجئے مذکور میں از انجا کہ غایت میں دخول وخروج دونوں محتمل ہیں ساعت داخل ہو یا نہیں بہر حال یہ مجموعہ بھی علوم الٰہیہ سے ایک بعض خفیف بلکہ انباء المصطفٰی حاضر ہے۔

میں نے قصیدہ بردہ شریف اور اس کی شرح ملا علی قاری سے ثابت کیا ہے کہ علم الٰہی تو علم الٰہی جو غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہے، یہ مجموعہ ماکان ومایکون کا علم علوم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سمندر سے ایک لہر ہے، پھر علم الٰہی غیر متناہی کے آگے اس کی کیا گنتی۔ اللہ کی قدر نہ جاننے والے اسی کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات ٹھہراتے ہیں وما قدروا اللہ حق قدرہٖ[1] (اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسی قدر کرنے کا حق ہے۔ ت)

اور واقعی جب ان کے امام الطائفہ کے نزدیک ایک پیڑ کے پتے گن دینے پر خدائی آگئی تو ماکان ومایکون تو بڑی چیز ہے۔ خیر انھیں جانے دیجئے یہ خاص مسئلہ جس طرح ہمارے علماء اہلسنت میں دائر ہے مسائل خلافیہ اشاعرہ و ماتریدیہ کے مثل ہے کہ اصلاً محل لوم نہیں۔

ہاں ہمارا مختار قولِ اخیر ہے جو عام عرفائے کرام و بکثرت اعلام کا مسلک ہے، اس بارے میں بعض آیات و احادیث واقوالِ ائمہ حضرت کو فقیر کے رسالے انباء المصطفٰی میں ملیں گے، اور اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ماکان ومایکون وغیرہ رسائل فقیر میں بحمد اللہ تعالٰی کثیر وافر ہیں

---

[1] القرآن الکریم ۳۱/۳۴

www.alahazratnetwork.org

اور اقوالِ اولیائے کرام وعلمائے عظام کی کثرت تو اس درجہ ہے کہ ان کے شمار کو ایک دفتر عظیم درکار، یہاں بطورِ نمونہ صرف بعض اشاراتِ ائمہ پر اقتصار، وما توفیقی الا باللہ العزیز الغفار۔ حدیث صحیح جامع ترمذی جس میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

تجلّٰی لی کل شیئ وعرفت۔[1] ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

اور فرمایا:

علمت ما فی السمٰوٰت وما فی الارض۔[2] میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

(۵۱) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:

"دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا بود" عبارت ست از حصول تمامہ علوم جزئی وکلی واحاطہ آں۔[3] "میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں تھا" اس حدیث میں تمام علوم جزی وکلی کے حاصل ہونے اور ان کے احاطہ کرنے کا بیان ہے۔ (ت)

(۵۲) امام محمد بوصیری قصیدہ بُردہ شریف میں عرض کرتے ہیں:

فان من جودك الدنیا وضرتها
ومن علومك علم اللوح والقلم[4]

یارسول اللہ! دنیا وآخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کا علم (جس میں تمام ماکان ومایکون ہے) حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے۔

(۵۳) علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

کون علمھما من علومه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ان علومه تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق و لوح وقلم کا علم علوم نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک ٹکڑا اس لئے ہے کہ حضور کے علم متعدد انواع ہیں کلیات، جزئیات، حقائق،

---

[1] جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورۃ ص حدیث ۳۲۴۶ دارالفکر بیروت ۵/۱۶۰
[2] " " " " " ۳۲۴۴ " " ۵/۱۵۹
[3] اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ باب المساجد مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۳۳
[4] مجموع المتون متن قصیدۃ البردۃ الشئون الدینیۃ دولۃ قطر ص ۱۰

www.alahazratnetwork.org

دقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمهما يكون سطرامن سطور علمه ونهرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم[1]

دقائق، عوارف اور معارف کہ ذات وصفاتِ الٰہی سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کا علم تو حضور کے مکتوب علم سے ایک سطر اور اس کے سمندروں سے ایک نہر ہے پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکتِ وجود سے تو ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۵۴) ام القرٰی شریف میں ہے:

وسع العٰلمین علمًا وحلمًا[2]

حضور کا علم وحلم تمام جہان کو محیط ہے۔

(۵۵) امام ابن حجر مکی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

لان اللہ تعالٰی اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین والاٰخرین ماکان ومایکون[3]

اس لئے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو تمام عالم پر اطلاع دی تو سب اولین وآخرین کا علم حضور کو ملا جو ہو گزرا اور جو ہونے والا ہے سب جان لیا۔

(۵۶ و ۵۷) نسیم الریاض میں ہے:

ذکر العراقی فی شرح المهذب انه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم عرضت علیه الخلائق من لدن اٰدم علیه الصلٰوة والسلام الٰی قیام الساعة فعرفهم کلهم کما علم اٰدم الاسماء[4]

امام عراقی شرح مہذب میں فرماتے ہیں کہ آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام سے لے کر قیامت تک کی تمام مخلوقاتِ الٰہی حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر عرض کی گئیں تو حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام نے ان سب کو پہچانا جس طرح آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام کو تمام نام تعلیم ہوئے تھے۔

(۵۸) اسی لئے امام بوصیری مدحیہ ہمزیہ میں عرض کرتے ہیں:

---

[1] الزبدۃ العمدۃ فی شرح البردۃ ناشر جمعیۃ علماء سکندریہ خیر پور سندھ ص ۱۱۷
[2] مجموع المتون متن قصیدۃ الہمزیہ فی مدح خیر البریۃ الشئون الدینیۃ دولۃ قطر ص ۱۸
[3] افضل القراء القراء ام القرٰی
[4] نسیم الریاض الباب الثالث فصل فیما ورد من ذکر مکانتہ مرکز اہلسنت برکاتِ رضا گجرات الہند ۲/ ۲۰۸

www.alahazratnetwork.org

لك ذات العلوم من عالم الغیب و منها لآدم الاسماء[1]

عالم غیب سے حضور کے لئے علوم کی ذات ہے اور آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے نام۔

(۵۹ و ۶۰) امام ابن حاج مکی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں،

قد قال علماؤنا رحمھم اللہ تعالٰی ان لا فرق بین موتہ و حیاتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ و معرفتہ باحوالھم و نیاتھم و عزائمھم و خواطرھم و ذلك عندہ جلی لا خفاء فیہ[2]

بیشک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ زائر اپنے نفس کو آگاہ کر دے کہ وہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے جیسا کہ حضور کی حیات ظاہر میں، اس لئے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، نیتوں، ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

(۶۱) نیز مواہب شریف میں ہے:

لا شك ان اللہ تعالٰی قد اطلعہ علی ازید من ذلك و القی علیہ علوم الاولین و الاٰخرین[3]

کچھ شک نہیں کہ بلاشبہہ اللہ تعالٰی نے اس سے بھی زائد حضور کو علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر القا فرمایا۔

(۶۲ تا ۶۴) امام قاضی پھر علامہ قاری پھر علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی میں لکھتے ہیں:

النفوس القدسیۃ اذا تجردت

پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا

---

[1] مجموع المتون من قصیدۃ الھمزیۃ الشئون الدینیۃ دولۃ قطر ص ۱۱

[2] المدخل لابن الحاج فصل فی الکلام علی زیارۃ سید المرسلین دار الکتاب العربی بیروت ۱/۲۵۲

المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثانی المکتب الاسلامی " ۴/۵۸۰

[3] " " " " المقصد الثامن الفصل الثالث ۳/۵۶۰

www.alahazratnetwork.org

عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملاء الاعلٰی ولم یبق لھا حجاب فتری و تسمع الکل کالمشاھد[1]

ہوتی ہیں ملاءِ اعلٰی سے مل جاتی ہیں اور ان کیلئے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں موجود ہیں۔

(۶۵) ملا علی قاری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

ان روح النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام[2]

نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روحِ کریم تمام جہان میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔

(۶۶) مدارج النبوۃ شریف میں ہے:

ہرچہ در دنیا است از زمانِ آدم تا اوان نفخۂ اولٰی بروے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او را از اول تا آخر معلوم کرد ویارانِ خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد[3]

جو کچھ دنیا میں ہے آدم علیہ السلام کے زمانے سے نفخۂ اولٰی تک حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر منکشف کر دیا ہے یہاں تک کہ تمام احوال آپ کو اول سے آخر تک معلوم ہوگئے ان میں سے کچھ اپنے دوستوں کو بھی بتا دئے۔

(۶۷) نیز فرماتے ہیں قدس سرہ:

وھو بکل شیئ علیم وو ے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم داناست برہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار بجمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ ومصداق "فوق کل ذی علم علیم" شدہ۔ علیہ من الصلوات افضلھا و من التحیات اتمھا واکملھا[4]

"وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے" اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام چیزوں کو جانتے ہیں۔ اللہ کی شانوں اور اس کے احکام اور صفات کے احکام اور اسماء وافعال وآثار میں، اور تمام علوم ظاہر و باطن اول و آخر کا احاطہ کرلیا اور "فوق کل ذی علم علیم" کا مصداق ہوگئے، ان پر اللہ کی بہترین رحمتیں ہوں اور اتم واکمل تحیات ہوں۔

---

[1] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث حیثما کنتم فصلوا علی الخ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۱/ ۵۰۲
[2] شرح الشفاء لملا علی قاری فصل فی المواطن التی تستحب فیہا الصلوٰۃ والسلام دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۱۱۸
[3] مدارج النبوۃ باب پنجم، وصل خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۱۴۴
[4] " " مقدمۃ الکتاب " " ۱/ ۳

www.alahazratnetwork.org

(۶۸) شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:

افاض علیّ من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی حیز القدس فیتجلی لہ حینئذٍ کل شیئ کما اخبر عن ھذا المشھد فی قصۃ المعراج المنامی[1]

مجھ پر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ سے فائض ہوا کہ بندہ کیونکر اپنی جگہ سے مقامِ مقدس تک ترقی کرتا ہے کہ ہر شے اس پر روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ قصۂ معراج کے واقعہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس مقام سے خبر دی۔

(۶۹) نیز اسی میں ہے:

العارف ینجذب الی حیز الحق فیصیر عبد اللہ فتجلّی لہ کل شیئ[2]

عارف مقامِ حق تک کھنچ کر بارگاہِ قرب میں ہوتا ہے تو ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے۔

(۷۰) اسی میں ولی فرد کے خصائص سے لکھا کہ وہ تمام نشأۃ عنصری جسمانی پر مستولی ہوتا ہے۔ پھر لکھا کہ یہ استیلا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں تو ظاہر ہے۔

واما فی غیرھم فمناصب وراثۃ الانبیاء کالمجددیۃ والقطبیۃ وظھور اٰثارھا واحکامھا والبلوغ الٰی حقیقۃ کل علم وحال[3]

رہے غیر انبیاء، ان میں وراثت کے منصب میں جیسے مجدد و قطب ہونا۔ اور ان کے آثار و احکام کا ظاہر ہونا اور علم و حال کی حقیقت کو پہنچ جانا۔

(۷۱) اسی میں تقریر مذکور و تفصیل دقائق فرد کے بعد ہے:

بعد ذٰلک کلہ جبلت نفسہ نفسًا قدسیۃ لایشغلھا شان عن شان ولا یاتی علیہ حال من الاحوال الی التجرد الی النقطۃ الکلیۃ الا وھو خبیر

اور اس سب کے بعد بات یہ ہے کہ مرد کا نفس اصل خلقت میں نفس قدسی بنایا جاتا ہے اسے ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی (یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک دھیان میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب اس کی نگاہ ایک سی رہتی ہے)

---

[1] فیوض الحرمین مشہد اللہ تعالٰی مخلوق کی طرف کتاب نازل کرنے کے وقت کیا کرتا ہے محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۱۶۹
[2] " " " قدمَ صدقٍ عند ربہم کی تفسیر محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۱۷۵
[3] " " " مشہد آخر یعنی دقائق اور انکے اثرات " " " " ص ۲۸۰ و ۲۸۱

www.alahazratnetwork.org

بها الأن و انما الاٰن تفصيل لاجمال[1]

اور اب سے لے کر اُس وقت تک کہ وہ سب سے جُدا ہو کر عالم سے جا ملے یعنی وقتِ وفات تک جو کچھ حال اس پر آنے والا ہے اُس سب کی اس وقت اسے خبر ہے، وہ جو آئے گا اجمال کی تفصیل ہی ہوگا۔

(۷۲) امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

هذا مع انه صلی الله تعالٰی علیه وسلم کان لایکتب ولکنه اوتی علم کل شیئ حتی قد وردت اٰثار بمعرفته حروف الخط وحسن تصویرها کقوله لاتمدوا بسم الله الرحمٰن الرحیم رواه ابن شعبان من طریق ابن عباس وقوله الحدیث الاٰخر الذی روی عن معٰویة رضی الله تعالٰی عنه انه کان یکتب بین یدیه صلی الله تعالٰی علیه وسلم فقال له الق الدواة وحرّف القلم واقم الباء وفرّق السین ولاتعور المیم وحسّن الله ومدّ الرحمٰن وجوّد الرحیم[2]

یعنی حالانکہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکھتے نہ تھے مگر حضور کو ہر چیز کا علم عطا ہوا تھا یہاں تک کہ بیشک حدیثیں آئی ہیں کہ حضور کتابت کے حروف پہچانتے تھے اور یہ کہ کس طرح لکھے جائیں تو خوبصورت ہوں گے، جیسے ایک حدیث ابن شعبان نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بسم اللہ کشش سے نہ لکھو (سین میں دندانے ہوں بڑی کشش نہ ہو) دوسری حدیث (مسند الفردوس) میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہوئی کہ یہ حضور کے سامنے لکھ رہے تھے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ دوات میں صوف ڈالو اور قلم پر ترچھا قط دو اور بسم اللہ کی ب کھڑی لکھو اور اسکے دندانے جُدا رکھو اور میم اندھا نہ کردو (اس کے چشمہ کی سفیدی کھُلی رہے) اور لفظ اللہ خوبصورت لکھو اور لفظ رحمٰن میں کشش ہو (رحمٰن یا رحـمٰن یا رحــمٰن) اور لفظ رحیم اچھا لکھو۔

(۷۳ و ۷۴) امام شعرانی قدس سرہ کتاب الجواہر والدرر نیز کتاب درۃ الغواص میں سید علی خواص

---

[1] فیوض الحرمین مشہد آخر الیقنی وقائق اور ان کے اثرات محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص۲۸۴-۲۸۵

[2] الشفاء بحقوق المصطفٰی فصل ومن معجزاتہ الباہرۃ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/۲۹۸ و ۲۹۹

www.alahazratnetwork.org

رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ناقل،

محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فهو الاول والاٰخر والظاهر والباطن قد ولج حین اسری به عالم الاسماء الذی اولها مرکز الارض واٰخرها السماء الدنیا بجمیع احکامها وتعلقاتها ثم ولج البرزخ الٰی انتهائه وهو السماء السابعة ثم ولج عالم العرش الٰی مالا نهایة الیه، وانفتح فی برزخیته تصور العوالم الالٰهیة والکونیة[1] اھ ملتقطاً۔

محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہی اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں وہ شب معراج مرکز زمین سے آسمان تک تشریف لے گئے اور اس عالم کے جملہ احکام اور تعلقات جان لئے پھر آسمان سے عرش اور عرش سے لا انتہا تک اور حضور کے برزخ میں تمام عالم علوی و سفلی کی صورتیں منکشف ہوگئیں۔

(۷۵) تفسیر کبیر میں زیر آیہ کریمہ "وکذٰلك نری ابراهیم ملکوت السمٰوٰت والارض"[2] (اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔ ت) فرمایا:

الاطلاع علی اٰثار حکمة اللہ تعالٰی فی کل واحد من مخلوقات هذا العالم بحسب اجناسها وانواعها واصنافها واشخاصها واحوالها مما لا یحصل الا للاکابر من الانبیاء علیهم الصلٰوة والسلام ولهذا المعنی کان رسولنا صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم یقول فی دعائه اللهم ارنا الاشیاء کما هی[3]۔

اس عالم کی تمام جنسوں اور نوعوں اور صنفوں اور شخصوں اور حالتوں ہر ہر مخلوق میں حکمتِ الٰہیہ کے آثار پر انہیں اکابر کو اطلاع ہوتی ہے جو انبیاء ہیں علیہم الصلوۃ والسلام، اسی لئے حضور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی! ہم کو تمام چیزیں جیسی وہ ہیں دکھا دے اھ۔

اقول یہاں مقصود اس قدر ہے کہ ان امام اہلسنت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اس عالم کی تمام مخلوقات کے ایک ایک ذرہ کی جنس، نوع، صنف، شخص، جسم اور ان سب میں اللہ کی حکمتیں بالتفصیل

---

[1] الجواہر والدرر علی ہامش الابریز مصطفی البابی مصر ص ۲۱۱ تا ۲۱۳
[2] القرآن الکریم ۶/ ۷۵
[3] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۶/ ۷۵ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۱۳/ ۳۵

www.alahazratnetwork.org

جانتے ہیں، وہابیہ کے نزدیک کافر و مشرک ہونے کو یہی بہت ہے، بلکہ ان کے نزدیک امام ممدوح کو کافر و مشرک سے بہت بڑھ کر کہنا چاہیے۔

گنگوہی صاحب نے صرف اتنی بات کو کہ دنیا میں جہاں کہیں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اطلاع ہوجائے زمین کا علم محیط مانا اور صاف حکم شرک جڑ دیا کہ "شرک نہیں تو کون سا حصہ ایمان کا ہے۔"[1]

تو امام کہ صرف زمین درکنار، زمین و آسمان و فرش و عرش و تمام عالم کے جملہ اجناس و انواع و اصناف و اشخاص و اجرام کو نہ صرف حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلکہ اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی علم محیط مانتے ہیں۔ گنگوہی دھرم میں ان کو تو کئی لاکھ درجے ڈبل کافر ہونا چاہیے، والعیاذ باللہ تعالٰی، ورنہ اصل بات یہ ہے کہ اصالۃً علوم غیب اور ان کے عطا و نیابت سے ان کے خدام اکابر اولیائے کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو بھی ایک ایک ذرہ عالم کا تفصیلی علم عطا ہونا ہرگز ممنوع نہیں نہیں بلکہ بتصریح اولیاء واقع ہے، جیسا کہ عنقریب آتا ہے، وللہ الحمد۔

(۷۶) یہی مضمون شریف تفسیر نیشاپوری میں بایں عبارت ہے:

الاطلاع علٰی تفاصیل اٰثار حکمۃ اللہ تعالٰی فی کل احد من مخلوقات ھٰذہ العوالم بحسب اجناسہا و انواعہا و اصنافہا واشخاصہا وعوارضہا و لواحقہا کما ھی لا تحصل الا لاکابر الانبیاء و لھٰذا قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی دعائہ "ارنی الاشیاء کما ھی"[2]

ان عالموں کی مخلوقات میں سے ہر ایک کے تمام آثار حکمت الٰہیہ پر ان کی جنسوں، نوعوں، قسموں اور فردوں نیز عوارض و لواحق حقیقیہ پر مطلع ہونا اکابر انبیاء کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دعا میں عرض کیا کہ مجھے اشیاء کی حقیقتیں دکھا۔ (ت)

اس میں آثار حکمۃ اللہ کے ساتھ تفاصیل زائد ہے اور ھٰذا العالم کی جگہ ھٰذہ العوالم ہے کہ لفظ تفصیلی پر زیادہ دلالت کرتا ہے، اور اجناس و انواع و اصناف و اشخاص کے ساتھ عوارض و لواحق بھی مذکور ہے کہ احاطہ جملہ جواہر و اعراض میں تصریح تر ہو، اگرچہ اجناس عالم

---

[1] البراہین القاطعۃ بحث علم غیب مطبع بلاسا واقع ڈھور ص ۵۱

[2] غرائب القرآن (تفسیر النیسابوری) آیۃ ۶/۷۵ مصطفی البابی مصر ۷/۱۴۱

www.alahazratnetwork.org

میں عوارض بھی داخل تھے پھر ان کے ساتھ کما ھی کا لفظ اور زیادہ ہے کہ صحت علم غیر مشوب بالخطاء والوہم (غلطی اور وہم کی آلائش سے پاک۔ت) کی تاکید ہو۔ فجزاہم اللہ تعالٰی خیر جزاء آمین۔

(۷۷) نیشاپوری میں زیر آیۂ کریمہ "وجئنابك علٰی ھٰؤلاء شھیدا[1]" (اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بناکر لائیں گے۔ت) فرمایا:

لان روحه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم شاھد علٰی جمیع الارواح والقلوب والنفوس لقوله صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم اول ماخلق اللہ روحی[2]۔

یہ جو رب عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا کہ "ہم تمہیں ان سب پر گواہ بناکر لائیں گے" اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روحِ انور تمام جہان میں ہر ایک کی رُوح، ہر ایک کے دل، ہر ایک کے نفس کا مشاہدہ فرماتی ہے (کوئی روح، کوئی دل، کوئی نفس ان کی نظرِ کرم سے اوجھل نہیں، جب تو سب پر گواہ بناکر لائے جائیں گے کہ شاہد کو مشاہدہ ضرور ہے) اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالٰی نے میری روحِ کریم کو پیدا کیا (تو عالم میں جو کچھ ہوا حضور کے سامنے ہی ہوا)۔

(۷۸) حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ اپنے شیخ کریم حضرت سیدی عبدالعزیز بن مسعود دباغ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کتاب مستطاب ابریز میں روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے آیۂ کریمہ "وعلم اٰدم الاسماء کلھا[3]" (اور اللہ تعالٰی نے آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ت) کے متعلق فرمایا:

المراد بالاسماء الاسماء العالیة لا الاسماء النازلة فان کل مخلوق له اسم عال واسم نازل، فالاسم النازل ھو الذی یشعر بالمسمّٰی فی الجملة والاسم العالی ھو الذی

اس کلام نورانی واعلام ربانی ایمان افروز، کفران سوز کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر چیز کے دو نام ہیں علوی و سفلی۔ سفلی نام تو صرف مسمّی سے ایک گونہ آگاہی دیتا ہے۔ اور علوی نام سنتے ہی یہ معلوم ہوجاتا ہے

---

[1] القرآن الکریم ۴/۴۱
[2] غرائب القرآن
[3] القرآن الکریم ۲/۳۱

www.alahazratnetwork.org

یشعر باصل المسمّٰی ومن ایّ شیٔ ھو و
بفائدۃ المسمّٰی ولای شیٔ یصلح الفاس
من سائر ما یستعمل فیہ وکیفیۃ صنعۃ
الحداد لہ فیعلم من مجرد سماع لفظہ
ھٰذہ العلوم والمعارف المتعلقۃ بالفاس
وھٰکذا کل مخلوق والمراد بقولہ
تعالٰی "الاسماء کلھا" الاسماء التی یطیقھا
اٰدم ویحتاج الیھا سائر البشر او لھم بھا
تعلق وھی من کلّ مخلوق تحت العرش
الٰی ما تحت الارض فیدخل فی ذٰلک
الجنۃ والنار والسمٰوٰت السبع وما فیھن
وما بینھن وما بین السماء والارض و
ما فی الارض من البراری والقفار والاودیۃ
والبحار والاشجار فکل مخلوق فی ذٰلک
ناطق او جامدٌ الّا و اٰدم یعرف من اسمہ
تلک الامور الثلٰثۃ اصلہ وفائدتہ وکیفیۃ
ترتیبہ ووضع شکلہ فیعلم من اسم الجنۃ
من این خلقت ولای شیٔ خلقت وترتیب
مراتبھا وجمیع ما فیھا من الحور وعدد من
یسکنھا بعد البعث ویعلم من لفظ النار
مثل ذٰلک ویعلم من لفظ السماء مثل ذٰلک
ولایّ شیٔ کانت الاولٰی فی محلھا والثانیۃ
وھٰکذا فی کل سماء ویعلم من لفظ الملٰئکۃ
من ایّ شیٔ خلقوا ولایّ شیٔ خلقوا وکیفیۃ
خلقھم وترتیب مراتبھم وبایّ شیٔ استحق

کہ مسمّٰی کی حقیقت و ماہیت کیا ہے اور کیونکر پیدا ہوا
اور کاہے سے بنا اور کس لئے بنا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو تمام اشیاء کے یہ علوی نام تعلیم فرمائے گئے
جس سے انھوں نے حسبِ طاقت و حاجتِ بشری
تمام اشیاء جان لیں، اور یہ زیرِ عرش سے زیرِ فرش
تک کی تمام چیزیں ہیں جس میں جنت و دوزخ و ہفت
آسمان اور جو کچھ اُن میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان
ہے اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہے اور
جنگل اور صحرا اور نالے اور دریا اور درخت وغیرہ
جو کچھ زمین میں ہے غرض یہ تمام مخلوقات ناطق و
غیر ناطق ان کے صرف نام سُننے سے آدم علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو معلوم ہوگیا کہ عرش سے فرش تک ہر
شَے کی حقیقت یہ ہے اور فائدہ یہ ہے اور اس
ترتیب سے اس شکل پر ہے۔ جنت کا نام سُنتے
ہی انھوں نے جان لیا کہ کہاں سے بنی اور کس
لئے بنی اور اُس کے مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور
جس قدر اُس میں حوریں ہیں اور قیامت کے بعد
اتنے لوگ اُس میں آجائیں گے، اسی طرح
نار (دوزخ)، یُوں ہی آسمان، اور یہ کہ پہلا
آسمان وہاں کیوں ہُوا اور دوسرا دوسری جگہ کیوں
ہوا، اسی طرح ملائکہ کا لفظ سُننے سے انھوں نے
جان لیا کہ کاہے سے بنے اور کیونکر بنے اور انکے
مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور کس لئے یہ فرشتہ اس
مقام کا مستحق ہوا اور دوسرا دوسرے کا۔ اسی طرح
عرش سے زیرِ زمین تک ہر فرشتے کا حال۔ اور یہ

www.alahazratnetwork.org

هذا الملك هذا المقام واستحق غيره مقامًا آخر وهكذا الى كل ملك فی العرش الى ما تحت العرض فهذه علوم آدم واولاده من الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام والاولياء الكمل رضی الله تعالٰی عنهم اجمعين و انما خص آدم بالذكر لانه اوّل من علم هذه العلوم ومن علمها من اولاده فانما علمها بعده وليس المراد انه لايعلمها الا آدم و انما خصصناها بما يحتاج اليه و ذريته و بما يطيقونه لئلا يلزم من عدم التخصيص الاحاطة بمعلومات الله تعالٰی وانما قال تنزلت اشارة الى الفرق بين علم النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم بهذه العلوم و بين علم آدم وغيره من الانبياء عليهم الصلوٰة بها فانهم اذا توجهوا اليها يحصل لهم شبه مقام عن مشاهدة الحق سبحانه وتعالٰی واذا توجهوا نحو مشاهدة الحق سبحانه وتعالٰی حصل لهم شبه النوم عن هذه العلوم ونبينا صلی الله تعالٰی عليه وسلم لقوته لايشغله هذا عن هذا فهو اذا توجه نحو الحق سبحانه وتعالٰی حصلت له المشاهدة التامة وحصل له مع ذلك مشاهدة هذه العلوم وغيرها مما لايطلق واذا توجه نحو هذه العلوم حصلت له مع حصول هذه المشاهدة فی الحق

تمام علوم صرف آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو نہیں بلکہ ہر نبی اور ہر ولی کامل کو عطا ہوئے ہیں، علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ آدم کا نام خاص اس لئے لیا کہ ان کو یہ علوم پہلے ملے، پھر فرمایا کہ ہم نے بقدر طاقت وحاجت کی قید لگا کر صرف عرش تا فرش کی تمام اشیاء کا احاطہ اس لئے رکھا کہ جملہ معلوماتِ الٰہیہ کا احاطہ نہ لازم آئے اور ان علوم میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ودیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں یہ فرق ہے کہ اور جب ان علوم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ان کو مشاہدۂ حضرت عزت جلالہٗ سے ایک گونہ غفلت سی ہو جاتی ہے اور جب مشاہدۂ حق کی طرف توجہ فرمائیں تو ان علوم کی طرف سے ایک غنودسی آجاتی ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کی کمال قوت کے سبب ایک علم دوسرے علم سے مشغول نہیں کرتا، وہ عین مشاہدۂ حق کے وقت ان تمام علوم اور ان کے سوا اور علموں کو جانتے ہیں جن کی طاقت کسی میں نہیں اور ان علوم کی طرف عین توجہ میں مشاہدۂ حق فرماتے ہیں اور ان کو نہ مشاہدۂ حق، مشاہدۂ خلق سے پردہ ہو نہ مشاہدۂ خلق مشاہدۂ حق سے، پاکی وبلندی اُسے جس نے اُن کو یہ علوم اور یہ قوتیں بخشیں، صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

سبحٰنہ وتعالٰی فلا تحجبہ مشاھدۃ الحق عن مشاھدۃ الخلق ولا مشاھدۃ الخلق عن مشاھدۃ الحق سبحٰنہ وتعالٰی[1]	تعالٰی علیہ وسلم۔

کیوں وہابیو! ہے کچھ دم؟ ہاں ہاں تقویۃ الایمان وبراہین قاطعہ کی شرک دانی لے کر دوڑیو، مشرک مشرک کی تسبیح بجائیو، کل قیامت کو کھل جائے گا کہ مشرک، کافر، مرتد، خاسر کون تھا سیعلمون غدًا من الکذاب الاشر[2] (بہت جلد کل جان جائیں گے کون تھا بڑا جھوٹا اترونا۔ ت)۔

اَشِر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) اَشِرِ قولی کہ زبان سے بک بک کرے۔

(۲) اَشِرِ فعلی کہ زبان سے چپ اور خباثت سے باز نہ آئے۔

وہابیہ اشر قولی واشر فعلی دونوں ہیں، قاتلھم اللہ انّی یؤفکون[3] (اللہ انھیں مارے کیا اوندھے جاتے ہیں۔

حضرت سیّدی شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز اجلّۂ اکابر اولیاء عظام و اعاظم سادات کرام سے ہیں، بدلگام وہابیہ سے کچھ تعجب نہیں کہ ان کی شان کریم میں حسب عادت لئیم گستاخی و زبان درازی کریں، لہذا مناسب کہ اس پاک، مبارک، لاڈلے بیٹے کی تائید میں اس کے مہربان باپ، مسلمانوں کے مولٰی، اللہ واحد قہار کے غالب شیر، سیدنا امیرالمومنین مولٰی علی مشکلکشا حاجت روا، کافر کش، مومن پناہ کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کے بعض ارشادات ذکر کروں کہ سگانِ زرد کے پار رشغال اس اسدِ ذوالجلال کی بو سونگھ کر بھاگیں اور شرک بکنے والے منہ میں قہر کے پتھر ہوں اور پتھروں سے آگیں۔

(۹۷) ابن النجار ابوالمعتمر مسلم بن اوس وجاریہ بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیرالمومنین ابوالائمۃ الطاہرین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

سلونی قبل ان تفقدونی فانّی لا اُسأل عن شیئ دون العرش الا	مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ کہ عرش کے نیچے جس کسی چیز کو مجھ سے پوچھا جائے میں

---

[1] الابریز الباب السابع دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۳۸۲ و ۳۸۳

[2] القرآن الکریم ۵۴/ ۲۶

[3] " " ۹/ ۳۰

www.alahazratnetwork.org

اخبرت عنہ[1]

بتا دوں گا۔

عرش کے نیچے کُرسی، ہفت آسمان، ہفت زمین اور آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو کچھ ہے تحت الثرٰی تک سب داخل ہے۔ مولٰی علی فرماتے ہیں کہ اس سب کو میرا علم محیط ہے ان میں جو شے مجھ سے پُوچھو میں بتا دُوں گا۔ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

(۸۰) امام ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور امام ابوعمر بن عبدالبر کتاب العلم میں ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی،

قال شهدت علی بن ابی طالب یخطب فقال فی خطبته سلونی فواللّٰه لا تسألونی عن شیئ الٰی یوم القیٰمة الّا حدثتکم به[2]

میں مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہٗ کے خطبہ میں حاضر تھا امیر المومنین نے خطبہ میں ارشاد فرمایا مجھ سے دریافت کرو خدا کی قسم قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے پوچھو میں بتا دُوں گا۔

امیر المومنین فرماتے ہیں کہ میرا علم قیامت تک کی تمام کائنات کو حاوی ہے۔ یہ دونوں حدیثیں امام جلیل جلال الملّۃ والدین سیوطی نے جامع کبیر میں ذکر فرمائیں۔

(۸۱ تا ۸۴) ابن قتیبہ پھر ابن خلکان پھر امام دمیری پھر علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں،

الجفر جلد کتبه جعفر الصادق کتب فیه لاهل البیت کل ما یحتاجون الٰی علمه وکل ما یکون الی یوم القیٰمة[3]

جفر ایک جلد ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لکھی اور اس میں اہل بیت کرام کے لئے جس چیز کے علم کی انھیں حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر فرما دیا۔

(۸۵) علامہ سید شریف رحمہ اللہ تعالٰی شرح مواقف میں فرماتے ہیں،

الجفر والجامعة کتابان لعلی رضی اللّٰه تعالٰی

یعنی جفر و جامعہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم

[1]

[2] جامع بیان العلم وفضلہ باب فی ابتداء العالم جلساء بالفائدۃ وقولہ سلونی دار الفکر بیروت ۱/۱۳۷

[3] حیوۃ الحیوان الکبرٰی تحت لفظ الجفرۃ مصطفی البابی مصر ۱/۲۷۹
وفیات الاعیان ترجمہ عبدالمومن صاحب المغرب ۴۰۳ دار الثقافت بیروت ۳/۲۴۰

www.alahazratnetwork.org

عنہ قد ذکر فیھما علی طریقۃ علم الحروف الحوادث التی تحدث الی انقراض العالم وکانت الائمۃ المعروفون من اولادہ یعرفونھما ویحکمون بھما وفی کتاب قبول العھد الذی کتبہ علی بن موسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما الی المامون انک قد عرفت من حقوقنا ما لم یعرفہ اٰباؤک فقبلت منک عھدک الاٰن الجفر والجامعۃ یدلان علی انہ لایتم ولمشائخ المغاربۃ نصیب من علم الحروف ینتسبون فیہ الی اھل البیت ورأیت انا بالشام نظما اشیر فیہ بالرموز الی احوال ملوک مصر وسمعت انہ مستخرج من ذینک الکتابین اھ۔[1]

کی دو کتابیں ہیں بیشک امیر المومنین نے اُن دونوں میں علم الحروف کی روش پر ختم دنیا تک جتنے وقائع ہونے والے ہیں سب ذکر فرمادیئے ہیں اور ان کی اولاد امجاد سے ائمہ مشہورین رضی اللہ تعالٰی عنہم اُن کتابوں کے رموز پہچانتے اور ان سے احکام لگاتے تھے۔ اور مامون رشید نے جب حضرت امام علی رضا ابن امام موسٰی کاظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کو اپنے بعد ولیعہد کیا اور خلافت نامہ لکھ دیا امام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کے قبول میں فرمان بنام مامون رشید تحریر فرمایا اس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے ہمارے حق پہچانے جو تمہارے باپ دادا نے نہ پہچانے اس لئے میں تمہاری ولیعہدی قبول کرتا ہوں۔ مگر جفر وجامعہ بتا رہی ہیں کہ یہ کام پورا نہ ہوگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور امام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مامون رشید کی زندگی ہی میں شہادت پائی) اور مشائخ مغرب اس علم سے حصہ اور اس میں اہلبیت کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اپنے انتساب کا سلسلہ رکھتے ہیں، اور میں نے ملک شام میں ایک نظم دیکھی جس میں شاہانِ مصر کے احوال کی طرف رموز میں اشارہ کیا ہے میں نے سنا کہ وہ احکام انہی دونوں کتابوں سے نکالے ہیں انتہی۔

اس علم علوی شریف مبارک کی بحث اور اس کے حکم شرعی کی جلیل تحقیق بحمد اللہ تعالٰی فقیر کے رسالہ مُجتلی العروس ومراد النفوس ۱۳۲۸ میں ہے جو اس کے غیر میں نہ ملے گی۔

(۸۶) حضور پُرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح

عزتِ الٰہی کی قسم بیشک سب سعید وشقی میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ

[1] شرح المواقف النوع الثانی المقصد الثانی منشورات الشریف الرضی قم ایران ۶/ ۲۲

www.alahazratnetwork.org

المحفوظ[1] میں ہے۔

(۸۷) اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ:

لولا لجام الشریعة علٰی لسانی لاخبرتکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقواریر یُرٰی ما فی بواطنکم وظواھرکم۔[2]

اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمھیں خبر دیتا جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ کرکے رکھتے ہو، تم میرے سامنے شیشہ کی مانند ہو، میں تمھارا ظاہر و باطن سب دیکھ رہا ہوں۔

(۸۸) اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ:

قلبی مطلع علٰی اسرار الخلیقة ناظر الٰی وجوہ القلوب قد صفاہ الحق عن دنس رویة سواہ حتّٰی صار لوحًا ینقل الیہ ما فی اللوح المحفوظ وسلّم علیہ ازمّة امور اھل زمانہ وصرفہ فی عطائھم ومنعھم۔[3]

میرا دل اسرارِ مخلوقات پر مطلع ہے سب دلوں کو دیکھ رہا ہے، اللہ تعالٰی نے اسے رویت ماسوا کے مَیل سے صاف کر دیا کہ ایک لوح ہوگیا جس کی طرف وہ منتقل ہوتا ہے، جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہے (اللہ تعالٰی نے) تمام اہلِ زمانہ کے کاموں کی باگیں اسے سپرد فرمائیں اور اجازت فرمائی کہ جسے چاہیں عطا کریں، جسے چاہیں منع فرما دیں۔

(۸۹ و ۹۰ و ۹۱) والحمد للہ رب العالمین یہ اور ان کے مثل اور کلمات قدسیہ اجلّہ اکابر ائمہ مثل امام اوحد سیّدی نور الحق والدین ابو الحسن علی شطنوفی صاحب کتاب مستطاب بہجة الاسرار، و امام اجل سیّدی عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی صاحب خلاصة المفاخر وغیرہما نے حضور سے باسانید صحیحہ روایت فرمائے، اور علی قاری وغیرہ علماء نے نزہة الخاطر وغیرہا کتب مناقب شریفہ میں ذکر کئے۔

(۹۲) عارف کبیر احد الاقطاب الاربعہ سیدنا حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ ترقیات کامل کے بارے میں فرماتے ہیں:

---

[1] بہجة الاسرار ذکر کلمات اخبربہا عن نفسہ محدثا بنعمة ربہ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۵۰
[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۵۵
[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

www.alahazratnetwork.org

اطلعه علی غیبه حتی لا تنبت شجرة ولا تخضر ورقة الا بنظره[1]

اللہ تعالٰی اسے اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے یہاں تک کہ کوئی پیڑ نہیں اُگتا اور کوئی پتہ نہیں ہریاتا مگر اس کی نظر کے سامنے۔

(۹۳) عارف باللہ حضرت سیدی رسلان دمشقی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

العارف من جعل الله تعالٰی فی قلبه لوحًا منقوشًا باسرار الموجودات وامداده بانوار حق الیقین یدرك حقائق تلك السطور علی اختلاف اطوارها ویدرك اسرار الافعال فلا تتحرك حرکة ظاهرةٌ ولا باطنة فی الملك والملکوت الا ویکشف الله تعالٰی عن بصیرة ایمانه وعین عیانه فیشهدها علمًا وکشفًا[2]

عارف وہ ہے جس کے دل میں اللہ تعالٰی نے ایک لوح رکھی ہے کہ جملہ اسرار موجودات اس میں منقوش ہیں اور حق الیقین کے نوروں سے اسے مدد دی کہ وہ ان لکھی ہوئی چیزوں کی حقیقتیں خوب جانتا ہے باآنکہ انکے طور کس قدر مختلف ہیں اور افعال کے راز جانتا ہے تو ظاہری یا باطنی کوئی جنبش ملک یا ملکوت میں واقع نہیں ہوتی، مگر یہ کہ اللہ تعالٰی اس کے ایمان کی نگاہ اور اس کے معاینہ کی آنکھ کھول دیتا ہے تو عارف اسے دیکھتا ہے اور اپنے علم وکشف سے جانتا ہے۔

(۹۴) (مذکورہ بالا) یہ دونوں کلام کریم سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے طبقاتِ کبرٰی میں نقل کئے۔

(۹۵) سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے:

زمین درنظر ایں طائفہ چو سفرہ ایست[3]

اس گروہ کی نظر میں زمین دسترخوان کی طرح ہے۔ (ت)

(۹۶) حضرت خواجہ بہاءُ الحق والدین نقشبند رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ کلام پاک نقل کرکے فرماتے:

وما می گوئیم چوں روئے ناخنے ست ہیچ چیز از نظر ایشاں غائب نیست[4]

ہم کہتے ہیں کہ ناخن کی سطح کی طرح ہے، کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں۔

---

[1] قول سیداحمد رفاعی

[2] الطبقات الکبرٰی ترجمہ ۲۷۳ رسلان الدمشقی دارالفکر بیروت ص ۲۱۴

[3] نفحات الانس ترجمہ خواجہ بہاءُ الحق والدین النقشبندی انتشارات کتابفروشی ص ۳۸۷

[4] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۸۸-۳۸۷

www.alahazratnetwork.org

گنگوہی صاحب! اب اپنے شیطانی شرک براہین کی خبر لیجئے۔

(۹۷) یہ دونوں ارشاد مبارک حضرت مولٰنا جامی قدس سرہ السامی نے نفحات الانس میں ذکر کئے۔

(۹۸) امام اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

لیس الرجل من یقیدہ العرش وما حواہ من الافلاک والجنۃ والنار وانما الرجل من نفذ بصرہ الی خارج ھذا الوجود کلہ وھناک یعرف قدر عظمۃ موجدہ سبحٰنہ وتعالٰی[1]	مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے آسمان وجنت ونار یہی چیزیں محدود و مقید کرلیں، مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اُسے مُوجِد عالم سبحنہ وتعالٰی کی عظمت کی قدر کھلے گی۔

(۹۹) یہ پاکیزہ کلام کتاب الیواقیت والجواھر فی عقائد الاکابر میں نقل فرمایا۔

(۱۰۰) ابریز شریف میں ہے:

سمعتہ رضی اللہ تعالٰی عنہ احیانا یقول ماالسمٰوٰت السبع والارضون السبع فی نظر العبد المؤمن الاکحلقۃ ملقاۃ فی فلاۃ من الارض[2]	یعنی میں نے حضرت سید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بارہا سُنا کر فرماتے، ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مومن کامل کی وسعتِ نگاہ میں ایسے ہیں جیسے ایک میدانِ لق ودق میں ایک چھلا پڑا ہو۔

(۱۰۱) امام شعرانی کتاب الجواھر میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

الکامل قلبہ مرأۃ للوجود العلوی والسفلی کلہ علی التفصیل[3]	کامل کا دل تمام عالم علوی وسفلی کا بروجہ تفصیل آئینہ ہے۔

(۱۰۲) امام رازی تفسیر کبیر میں ردِ معتزلہ کے لئے حقیقتِ کراماتِ اولیاء پر دلائل قائم کرنے میں فرماتے ہیں:

الحجۃ السادسۃ لاشک ان المتولی للافعال ھوالروح لاالبدن ولھذا نری ان کل من کان اکثر علما باحوال عالم الغیب	یعنی اہل سنت کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ بلاشبہہ افعال کی متولی تو روح ہے نہ کہ بدن۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جسے احوال عالم غیب کا علم زیادہ ہے اس کا

[1] الیواقیت والجواہر البحث الرابع والثلاثون دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۳۷۰

[2] الابریز الباب السادس مصطفی البابی مصر ص ۲۴۲

[3] الجواہر والدرر علی ہامش الابریز 〃 〃 〃 ۲۲۳

www.alahazratnetwork.org

كان اقوى قلبًا ولهذا قال علي كرم الله تعالى وجهه والله ما قلعت باب خيبر بقوة جسدانية ولكن بقوة ربانية وكذلك العبد اذا واظب على الطاعات بلغ الى المقام الذي يقول الله تعالى كنت له سمعًا وبصرًا فاذا صار نور جلال الله تعالى سمعًا له سمع القريب والبعيد واذا صار ذلك النور بصرًا له رأى القريب والبعيد واذا صار ذلك النور يدا له قدر على التصرف في الصعب والسهل والبعيد والقريب[1]

دل زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ ولہذا مولیٰ علی نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے خیبر کا دروازہ جسم کی قوت سے نہ اکھیڑا بلکہ ربانی طاقت سے۔ اسی طرح بندہ جب ہمیشہ طاعت میں لگا رہتا ہے تو اس مقام تک پہنچتا ہے جس کی نسبت رب عزوجل فرماتا ہے کہ وہاں میں خود اس کے کان آنکھ ہوجاتا ہوں تو جب جلالِ الٰہی کا نور اُس کا کان ہو جاتا ہے۔ بندہ نزدیک، دُور سب سنتا ہے اور جب وہ نور اس کی آنکھ ہوجاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب دیکھتا ہے اور جب وہ نور اس کا ہاتھ ہوجاتا ہے بندہ سہل و دشوار و نزدیک و دُور میں تصرفات کرتا ہے۔

(۱۰۳) حضرت مولوی معنوی قدس سرہ العلوی دفتر ثالث مثنوی شریف میں موزہ وعقاب کی حدیث مستطاب میں فرماتے ہیں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ؎

گرچہ ہر غیبے خدا ما را نمود — دل دراں لحظہ بخود مشغول بود[2]

(اگرچہ ہر غیب خدا نے ہم کو دکھایا ہے لیکن دل اس وقت اپنی ذات میں مشغول تھا۔)

(۱۰۴) مولانا بحر العلوم ملک العلماء قدس سرہٗ شرح میں فرماتے ہیں:

محمد رضا گفتہ اے فکر تن نداشت واز جہت استغراق بعضے مغیبات بر انبیاء مستور شوند انتہی، معنی بیت ایں چنیں ست کہ دل بخود مشغول بود کہ دل نفس دل را مشاہدہ می کرد و ذات باحدیت جمیع اسماء در دل ست پس بسبب

یعنی محمد رضا کہتا ہے دل کو بدن کی فکر نہ تھی اور استغراق کی وجہ سے بعض غیوب انبیاء سے چھپ جاتے ہیں انتہی، شعر کے معنی یہ ہیں کہ دل ذات دل کا مشاہدہ کر رہا تھا اور ذاتِ احدیت تمام اسماء کے ساتھ دل میں ہے، پس اس

---

[1] مفاتیح الغیب (تفسیر الکبیر) تحت الآیۃ ۱۸/۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۱/۷۷

[2] مثنوی معنوی ربودن عقاب موزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نورانی کتب خانہ پشاور دفتر سوم ص۱۸

www.alahazratnetwork.org

استغراق دریں مشاہدات توجہ بسوئے اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنہ ماند و ایں وجہ وجیہ است[۱]

مشاہدہ میں مشغول ہونے کی وجہ سے توجہ عالم کی طرف نہ تھی اس لئے بعض حالات پوشیدہ رہے۔ یہ بہترین توجیہ ہے۔ (ت)

(۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸) امام قرطبی شارح صحیح مسلم، پھر امام عینی بدر محمود، پھر امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری، پھر علامہ علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ حدیث وخمس لایعلمھن الا اللہ کی شرح میں فرماتے ہیں:

فمن ادعی علم شیئ منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان کاذبًا فی دعواہ۔[۲]

یعنی جو کوئی قیامت وغیرہ خمس سے کسی شے کے علم کا ادعا کرے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے کہ حضور کے بتانے سے مجھے یہ علم آیا، وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔

صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان پانچوں غیبوں کو جانتے ہیں اور اس میں سے جو چاہیں اپنے جس غلام کو چاہیں بتا سکتے ہیں اور جو حضور کی تعلیم سے ان کے علم کا دعوٰی کرے اس کی تکذیب نہ ہوگی۔

(۱۰۹) روض النضیر شرح جامع صغیر امام کبیر جلال الملۃ والدین سیوطی سے اس حدیث کے متعلق ہے:

اما قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الا ھو فمفسر بانہ لا یعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ھو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالٰی فان ثمہ من یعلمہا وقد وجدنا ذٰلک لغیر واحد کما راینا جماعۃ

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ ان پانچوں غیبوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی ہیں کہ بذاتِ خود اپنی ذات سے انھیں اللہ ہی جانتا ہے، مگر خدا کے بتانے سے کبھی ان کو بھی ان کا علم ملتا ہے بیشک یہاں ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں اور ہم نے متعدد اشخاص

---

[۱]

[۲] عمدۃ القاری شرح البخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۱/ ۲۹۰
ارشاد الساری شرح البخاری " " " " " دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۱۴۱

www.alahazratnetwork.org

علموا متى يموتون وعلموا ما في الارحام حال حمل المرأة وقبله[1]

ان کے جاننے والے پائے ایک جماعت کو ہم نے دیکھا کہ ان کو معلوم تھا کب مریں گے اور انھوں نے عورت کے حمل کے زمانے میں بلکہ حمل سے بھی پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے۔

(۱۱۰) شیخ محقق قدس سرہٗ لمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:

المراد لا تعلم بدون تعليم الله تعالى منه[2]

مراد یہ ہے کہ قیامت وغیرہ غیب بے خدا کے بتائے معلوم نہیں ہوتے۔

(۱۱۱) علامہ بیجوری شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

لم يخرج صلى الله تعالى عليه وسلم من الدنيا الا بعد ان اعلمه الله تعالى بهذه الامور اى الخمسة[3]

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو ان پانچ غیبوں کا علم دے دیا۔

(۱۱۲) علامہ شنوانی نے جمع النہایۃ میں اسے بطور حدیث بیان کیا کہ:

قد ورد ان الله تعالى لم يخرج النبى صلى الله تعالى عليه وسلم حتى اطلعه على كل شئ[4]

بیشک وارد ہوا کہ اللہ تعالٰی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا جب تک کہ حضور کو تمام اشیاء کا علم عطا نہ فرمایا۔

(۱۱۳) حافظ الحدیث سیدی احمد مالکی غوث الزمان سید شریف عبدالعزیز مسعود حسنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

هو صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخفى عليه شئ من الخمس المذكورة فى الأية الشريفة وكيف يخفى عليه ذلك والاقطاب السبعة من امته

یعنی قیامت کب آئے گی، مینہ کب اور کہاں اور کتنا برسے گا، مادہ کے پیٹ میں کیا ہے، کل کیا ہوگا، فلاں کہاں مرے گا، یہ پانچوں غیب جو آیہ کریمہ میں مذکور ہیں ان میں سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] روض النضیر شرح الجامع الصغیر

[2] لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح تحت الحدیث ۳ مکتبۃ المعارف العلمیہ لاہور ۱/ ۴۳

[3] حاشیۃ الباجوری علی البردۃ تحت البیت فان من جودک الدنیا الخ مصطفی البابی مصر ص ۹۲

[4]

www.alahazratnetwork.org

الشریفة یعلمونها وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین والاٰخرین الذی ھو سبب کل شیئ ومنه کل شیئ ۱؎

تعالٰی علیہ وسلم پر مخفی نہیں، اور کیونکر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ ہیں، حالانکہ حضور کی امت سے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں اور اُن کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے، غوث کا کیا کہنا پھر ان کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں پچھلوں سارے جہان کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر شے انھیں سے ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۱۱۴) نیز ابریز عزیز میں فرمایا:

قلت للشیخ رضی اللہ تعالٰی عنه فان علماء الظاھر من المحدثین وغیرھم اختلفوا فی النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ھل کان یعلم الخمس فقال رضی اللہ تعالٰی عنه کیف یخفی امر الخمس علیه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم والواحد من اھل التصرف من امته الشریفة لایمکنه التصرف الا بمعرفة ھٰذہ الخمس ۲؎

یعنی میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی کہ علماء ظاہر محدثین مسئلہ خمس میں باہم اختلاف رکھتے ہیں، علماء کا ایک گروہ کہتا ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کا علم تھا، دوسرا انکار کرتا ہے۔ اس میں حق کیا ہے؟ فرمایا (جو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پانچوں غیبوں کا علم مانتے ہیں وہ حق پر ہیں) حضور سے یہ غیب کیونکر چھپے رہیں گے حالانکہ حضور کی امت شریفہ میں جو اولیائے کرام اہل تصرف ہیں (کہ عالم میں تصرف فرماتے ہیں) وہ جب تک ان پانچوں غیبوں کو جان نہ لیں تصرف نہیں کرسکتے۔

(۱۱۵) تفسیر کبیر میں زیر آیہ کریمہ "عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبه احدًا الّا من ارتضٰی من رسول ۳؎" فرمایا:

ای وقت وقوع القیٰمة من غیب

یعنی قیامت کے واقع ہونے کا وقت اس غیب

۱؎

۲؎ الابریز الباب الثانی مصطفی البابی مصر ص ۱۶۷ و ۱۶۸

۳؎ القرآن الکریم ۷۲/ ۲۶ و ۲۷

www.alahazratnetwork.org

الذی لایظھرہ اللّٰہ لاحد فان قیل فاذا حملتم ذٰلک علی القیٰمۃ فکیف قال "الا من ارتضی من رسول" مع انہ لا یظھر ھذا الغیب لاحد قلنا بل یظھرہ عند قرب القیٰمۃ۔[1] (ملخصًا)

میں سے ہے جس کو اللہ تعالٰی کسی پر ظاہر نہیں کرتا اگر کہا جائے کہ جب تم نے آیت کو علمِ قیامت پر محمول کیا تو کیسے اللہ نے فرمایا الا من ارتضٰی من رسول، باوجودیکہ یہ غیب اللہ کسی پر ظاہر نہیں کرے گا، ہم جواب دیں گے کہ قیامت کے قریب ظاہر کریگا۔ (ت)

اس نفیس تفسیر نے صاف معنٰی آیت یہ ٹھہرائے کہ اللہ عالم الغیب ہے۔ وہ وقتِ قیامت کا علم کسی کو نہیں دیتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(۱۱۶) علامہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں فرقہ باطلہ معتزلہ خذلھم اللہ تعالٰی کے کراماتِ اولیاء سے انکار اور ان کے شبہاتِ فاسدہ کے ذکر و ابطال میں فرماتے ہیں:

الخامس وھو فی الاخبار عن المغیبات قولہ تعالٰی عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہ احدًا الا من ارتضٰی من رسول خص الرسل من بین المرتضین بالاطلاع علی الغیب فلا یطلع غیرھم وان کانوا اولیاء مرتضین، الجواب ان الغیب ھٰھنا لیس للعموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیٰمۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع

یعنی معتزلہ کی پانچویں دلیل خاص علمِ غیب کے بارے میں ہے وہ گمراہ کہتے ہیں کہ اولیاء کو غیب کا علم نہیں ہو سکتا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو، جب غیب پر اطلاع رسولوں کے ساتھ خاص ہے تو اولیاء کیونکر غیب جان سکتے ہیں۔ ائمہ اہلسنت[عہ] نے جواب دیا کہ یہاں غیب عام نہیں جس کے یہ معنٰی ہوں کہ کوئی غیب رسولوں کے سوا کسی کو نہیں بتاتا جس سے مطلقًا اولیاء کے علومِ غیب کی نفی

عہ **فائدہ**: اس نفیس عبارت کتاب عقائد اہلسنت سے ثابت ہوا کہ وہابیہ معتزلہ سے بھی بہت خبیث تر ہیں معتزلہ کو صرف اولیائے کرام کے علومِ غیب میں کلام تھا انبیاء کے لئے مانتے تھے، یہ خبیث خود انبیاء سے منکر ہوگئے، اور یہ بھی ثابت ہُوا کہ ائمہ اہلسنت انبیاء و اولیاء سب کے لئے مانتے ہیں وللہ الحمد ۱۲ منہ

---

[1] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۷۲/ ۲۶ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۳۰/ ۱۶۸

www.alahazratnetwork.org

علیه بعض الرسل من الملٰئکة او البشر فیصح الاستثناء[1]

ہوسکے بلکہ یہ تو مطلق ہے (یعنی کچھ غیب ایسے ہیں کہ غیر رسول کو نہیں معلوم ہوتے) یا خاص وقت وقوعِ قیامت مراد ہے (کہ خاص اس غیب کی اطلاع رسولوں کے سوا اوروں کو نہیں دیتے) اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ اوپر کی آیت میں غیب قیامت ہی کا ذکر ہے (تو آیت سے صرف اتنا نکلا کہ بعض غیبوں یا خاص وقت قیامت کی تعیین پر اولیاء کو اطلاع نہیں ہوتی' نہ یہ کہ اولیاء کوئی غیب نہیں جانتے۔ اس پر اگر شبہہ کیجئے کہ اللہ تو رسولوں کا استثناء فرما رہا ہے کہ وہ ان غیبوں پر مطلع ہوتے ہیں جن کو اور لوگ نہیں جانتے، اب اگر اس سے تعیین وقت قیامت لیجئے تو رسولوں کا بھی استثناء نہ رہے گا کہ یہ تو اُن کو بھی نہیں بتایا جاتا۔ اس کا جواب یہ فرمایا کہ) ملائکہ یا بشر سے بعض رسولوں کو تعیین وقت قیامت کا علم ملنا کچھ بعید نہیں تو استثناء کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ضرور صحیح ہے۔

(۱۱۷) امام قسطلانی شرح بخاری تفسیر سورۂ رعد میں فرماتے ہیں:

لایعلم متی تقوم الساعة الا اللہ الا من ارتضی من رسول فانه یطلعه من یشاء من غیبه والولی التابع له یاخذ عنه[2]

کوئی غیر خدا نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی سوا اس کے پسندیدہ رسولوں کے کہ انھیں اپنے جس غیب پر چاہے اطلاع دیتا ہے (یعنی وقتِ قیامت کا علم بھی ان پر بند نہیں) رہے اولیاء وہ رسولوں کے تابع ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔

یہاں اس خاص غیب کے علم میں بھی اولیاء کے لئے راہ رکھی، مگر یوں کہ اصالۃً انبیاء کو ہے اور ان کو ان سے ملتا ہے، اور حق یہی ہے کہ آیۂ کریمہ غیر رسل سے علم غیوب میں اصالت کی نفی فرماتی ہے نہ کہ مطلق علم کی۔

(۱۱۸ و ۱۱۹) علامہ حسن بن علی مدابغی حاشیہ فتح المبین امام ابن حجر مکی اور فاضل ابن عطیہ فتوحات وہبیہ شرح اربعین امام نووی میں نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو علم قیامت عطا ہونے کے باب میں فرماتے ہیں،

الحق کما قال جمع ات اللہ سبحٰنه

یعنی حق مذہب وہ ہے جو ایک جماعت علمائے

---

[1] شرح المقاصد المبحث الثامن الولی ھو العارف باللہ تعالٰی دار المعارف النعمانیۃ لاہور ۲/۲۰۴، ۲۰۵
[2] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ الرعد دار الکتاب العربی بیروت ۷/۱۸۶

www.alahazratnetwork.org

وتعالٰی لم یقبض نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حتی اطلعہ علی کل ماابھمہ عنہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعض[1]

فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا یہاں تک کہ جو کچھ حضور سے مخفی رہا تھا اس سب کا علم حضور کو عطا فرمادیا، ہاں بعض علوم کی نسبت حضور کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتائیں اور بعض کے بتانے کا حکم کیا۔

(۱۲۰) علامہ عشماوی کتاب مستطاب عجب العجاب شرح صلاۃ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں فرماتے ہیں:

قیل انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اوتی علمھا (ای الخمس) فی اٰخر الامر لکنہ امر فیھا بالکتمان وھذا القیل ھو الصحیح[2]

یعنی کہا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو آخر میں ان پانچوں غیبوں کا بھی علم عطا ہو گیا مگر ان کے چھپانے کا حکم تھا، اور یہی قول صحیح ہے۔

تنبیہ جلیل

الحمدللہ یہ بطور نمونہ ایک سو بیس[۱۲۰] عباراتِ قاہرہ ہیں جن سے وہابیت کی پوچ ذلیل عمارت نہ صرف منہدم ہوئی بلکہ قارون اور اس کے گھر کی طرح بفضلہٖ تعالٰی تحت الثرٰی پہنچی ہے، اور بحمدہٖ تعالٰی یہ کل سے جُز ہیں، ایسے ہی صدہا نصوص جلیلہ وعظیمہ دیکھنا ہوں تو فقیر کی کتاب مالئ[۱۹] الجیب بعلوم الغیب[۱۳] و رسالہ اللؤلؤ[۱۸] المکنون فی علم البشیر ماکان و مایکون[۱۳] ملاحظہ ہو کہ نصوص کے دریا ہیں چھلکتے، اور حُبِ مصطفٰی کے چاند چمکتے، اور تعظیم حضور کے سورج دمکتے، اور نورِ ایمان کے تارے جھلکتے، اور حق کے باغ لہکتے، اور تحقیق کے پھول مہکتے، اور ہدایت کے پھول چمکتے، اور نجدیت کے کوّے سسکتے، اور وہابیت کے بوم بلکتے، اور مذبوح گستاخ پھڑکتے، والحمدللہ رب العٰلمین۔

وہابیہ خذلہم اللہ تعالٰی ان نصوص قاہرہ کے مقابل اِدھر اُدھر سے کچھ عبارات دربارۂ تخصیص

عہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

[1]

[2] عجب العجاب شرح صلوٰۃ سید احمد کبیر بدوی

www.alahazratnetwork.org

غیوب نقل کرلاتے اور بغلیں بجاتے ہیں حالانکہ یہ محض جہالت، کج فہمی بلکہ صریح مکّاری اور ہٹ دھرمی ہے۔ انصافاً وہ ہمارے ہی بیان کا دوسرا پہلو دکھاتے ہیں۔

فقیر گزارش کرچکا کہ مسئلہ عموم وخصوص اُن اجماعات بعد کہ امر چہارم میں معروض ہوئے علمائے اہلسنت کا خلافیہ (اختلافی) ہے، عامہ اولیائے کرام وبکثرت علمائے عظام جانب تعمیم ہیں اور یہی ظاہر نصوص قرآن عظیم ومفادِ احادیثِ حضور پرنور علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہے۔

اور بہت اہلِ رسوم جانب خصوص گئے، اُن میں بھی شاید بعض نرے متقشفوں کا یہ خیال ہو ورنہ ان کے لئے اس پر ایک باعث ہے جس کا بیان مع چند نظائر نفیسہ فقیر کے رسالے "انباء الحی ان کلامہ المصون تبیان لکل شیئ (۱۳۲۰ھ)" میں مشرح ہے تو ایسی عبارات سے ہمیں کیا ضرر، ہم نے کیا دعوٰی اجماع کیا تھا کہ خلاف دکھاؤ۔

وہاں تم اپنی جہالت سے مدعی اجماع تھے یہاں تک کہ مخالف کی تکفیر کر بیٹھے۔ تو ہر طرح تم پر قہر کی مار ہے ایجاب جزئی سے موجبہ کلیہ کا ثبوت چاہنا مجنون کا شعار ہے۔

تم دس بیس عبارتیں خصوص میں لاؤ ہم سو نصوص عموم میں دکھائیں گے، پھر ظواہر قرآن وحدیث و عامہ اولیائے قدیم وحدیث ہمارے ساتھ ہیں، اور اسی میں ہمارے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فضیلت کی ترقی اور خود اسی بارے میں ان کا رب فرما چکا کہ علّمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما¹ سکھا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے۔

جسے اللہ بڑا کہے اسے گھٹانے کیونکر بنے، معہذا اگر بالفرض باطل خدا کا فضل عظیم چھوٹا اور مختصر ہی ہو، مگر ہم نے ظواہر قرآن وحدیث وتصریحات صدہا ائمّہ ظاہر وباطن کے اتباع سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیادہ رفعت شان چاہ کر اُسے بڑا مانا تو بحمد اللہ تعالٰی اللہ کے فضل اور اس کے حبیب کی تعظیم ہی کی۔

اور اگر واقع میں وہ فضلِ الٰہی ویسا ہی بڑا ہے اور تم نے برخلاف ظواہر نصوص قرآن وحدیث اسے ہلکا اور چھوٹا جانا تو تمھارا معاملہ معکوس ہوا، فای الفریقین احق بالامن² خیال کرو کونسا فریق زیادہ مستحق امن ہے۔

غرض یہاں چند پریشان عبارات خصوص کا سنانا محض جہل ہے یا سخت مکر۔ کلام تو اس میں ہے

---

¹ القرآن الکریم ۴/ ۱۱۳

² القرآن الکریم ۶/ ۸۱

www.alahazratnetwork.org

کہ تم اقوال علوم بمعنی مرقوم بلکہ اس سے بھی لاکھوں درجے ہلکے پر حکم شرک و کفر جوڑتے ہو۔ گنگوہی جی کی قاطعہ براہین دیکھو صرف اتنی بات کو کہ جہاں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اطلاع ہوجاتی ہے، علم محیط زمین ٹھہرا دیا۔ پھر اسے خدا کا خاصہ اور ساتھ ہی اپنے معبود ابلیس کی صفت بتا کر صاف حکم شرک جھونک دیا اور شرک بھی کیسا جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں۔ پھر عرش تا فرش کا علم تو زمین کے علم محیط سے کروڑہا کروڑ درجے بڑا ہے پھر ماکان ومایکون کا تو کیا ہی کہنا ہے۔ اسی طرح اور تعمیمات کہ کلام ائمہ دین وعلمائے معتمدین میں گزریں، اس کا ماننے والا اگر معاذ اللہ ایک حصہ کافر تھا تو ان کا ماننے والا تو یوں سنکھوں کافروں کے برابر ایک کافر ہوگا۔

یونہی تمہارا امام علیہ ما علیہ تقویۃ الایمان میں بعطائے الٰہی بھی غیب کی بات کا علم ماننے کو شرک کہہ چکا۔ پھر گنگوہی جی کا شرک تو میلاد مبارک کی اطلاع پر اچھلا تھا، ان امام جی نے ایک پیڑ کے پتے ہی جاننے پر شرک اُگل دیا۔

تمام علماء، اولیاء، صحابہ، انبیاء وہابیوں کی تکفیر کا نشانہ

اب دیکھئے کہ گنگوہی و اسمٰعیل و وہابیہ نے معاذ اللہ کن کن ائمہ، علماء، ومحدثین وفقہاء ومفسرین ومتکلمین و اولیاء وصحابہ وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کو کافر بنا دیا۔

انھیں کو گنئے جن کے اقوال وارشادات اس مختصر میں گزرے،

(۱) شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی

(۲) مولٰنا ملک العلماء بحر العلوم

(۳) علامہ شامی صاحب رد المحتار

(۴) ائمہ اہلسنت ومصنفان عقائد

(۵) شیخ محقق مولٰنا عبدالحق محدث دہلوی

(۶) علامہ شہاب الدین خفاجی

(۷) امام فخر الدین رازی

(۸) علامہ سید شریف جرجانی

(۹) علامہ سعد الدین تفتازانی

(۱۰) علی قاری مکی

(۱۱) امام ابن حجر مکی

(۱۲) علامہ محمد زرقانی

(۱۳) علامہ عبدالرؤف مناوی

(۱۴) علامہ احمد قسطلانی

(۱۵) امام قرطبی

(۱۶) امام بدر الدین عینی

(۱۷) امام بغوی (صاحب تفسیر معالم)

(۱۸) شیخ علاء الدین علی بغدادی (صاحب تفسیر خازن)

(۱۹) علامہ بیضاوی

(۲۰) علامہ نظام الدین نیشاپوری (صاحب تفسیر غرائب القرآن)

www.alahazratnetwork.org

(۲۱) علامہ جمل (شارح جلالین)
(۲۲) امام ابوبکر رازی (صاحب تفسیر انموذج جلیل)
(۲۳) امام قاضی عیاض
(۲۴) امام زین الدین عراقی
(استاد امام ابن حجر عسقلانی)
(۲۵) حافظ الحدیث احمد سلجماسی
(۲۶) ابن قتیبہ
(۲۷) ابن خلکان
(۲۸) امام کمال الدین دمیری
(۲۹) علامہ ابراہیم بیجوری
(۳۰) علامہ شنوانی
(۳۱) علامہ مد الغنی
(۳۲) علامہ ابن عطیہ
(۳۳) علامہ عشماوی
(۳۴) امام ناصر الدین سمرقندی (صاحب ملتقط)
۳۵ علامہ بدر الدین محمود بن اسرائیل
(صاحب جامع الفصولین)
(۳۶) شیخ عالم بن صاحب تاتارخانیہ
(۳۷) امام فقیہ صاحب فتاوی حجہ
(۳۸) امام عبدالوہاب شعرانی
(۳۹) امام یافعی
(۴۰) امام اوحد ابوالحسن شطنوفی
(۴۱) امام ابن حجر مکی
(۴۲) امام محمد صاحب مدحیہ بردہ شریف
(۴۳) حضرت مولانا جامی
(۴۴) حضرت مولوی معنوی
(۴۵) حضرت سید عبدالعزیز دباغ
(۴۶) حضرت سیدی علی خواص
(۴۷) حضرت خواجہ بہاء الحق والدین
(۴۸) حضرت خواجہ عزیزان رامتینی
(۴۹) حضرت شیخ اکبر
(۵۰) حضرت سیدی علی وفا
(۵۱) حضرت سیدی رسلان دمشقی
(۵۲) حضرت سیدی ابو عبداللہ شیرازی
(۵۳) حضرت سیدی ابوسلیمان دارانی
(۵۴) حضرت قطب کبیر سید احمد رفاعی
(۵۵) حضور قطب الاقطاب سیدنا غوث اعظم
(۵۶) حضرت امام علی رضا
(۵۷) حضرت امام جعفر صادق
(۵۸) حضرات عالیہ دیگر ائمہ اطہار
(۵۹) امام مجاہد
(۶۰) حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس
(۶۱) حضور سیدنا امیر المومنین علی مرتضی
(۶۲) عامہ صحابہ کرام
(۶۳) حضرت خضر بلکہ
(۶۴) حضرت موسیٰ بلکہ
(۶۵) (خاک بدہن دشمنان) خود حضور سید الانبیاء
(صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بلکہ
(۶۶) (لعنۃ اللہ علی الظالمین) خود اللہ
رب العالمین۔

ولاحول ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔ 31
نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بلندی وعظمت والے خدا کی طرف سے۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1]۔
عنقریب ظالم جانیں گے کس لوٹنے کی جگہ لوٹتے ہیں۔(ت)

یہ گنتی میں تو چھیاسٹھ ۶۶ ہیں اور ان میں ائمہ اہلسنت، مصنفانِ عقائد جن کا حوالہ علامہ شامی نے دیا، اور ائمہ اطہار جن کا حوالہ علامہ سید شریف نے اور تمام صحابہ کرام جن کا حوالہ امام قسطلانی وعلامہ زرقانی نے دیا سب خود جماعتیں ہیں۔

اور ہے یہ کہ جب اللہ ورسول تک نوبت ہے تو اگلے پچھلے جن وانس وملک تمام مومنین سب ہی وہابیہ کی تکفیر میں آگئے۔

ان بے دینوں کا تماشا دیکھو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے بدگویوں کی جو تکفیر ہوئی اس پر کیا کیا روئے ہیں کہ ہائے سارے جہان کو کافر کہہ دیا (گویا جہان انھیں ڈھائی نفروں سے عبارت ہے) ہائے اسلام کا دائرہ تنگ کردیا (گویا اسلام ان بے دینوں کے قافیہ کا نام ہے اُن کا قافیہ تنگ ہُوا تو اسلام ہی کا دائرہ تنگ ہوگیا)۔

اور خود یہ حالت کہ اشقیاء، نہ علماء کو چھوڑیں، نہ اولیاء کو، نہ صحابہ کو، نہ مصطفٰی (صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم) کو، نہ جناب کبریا (عزجلالہ) کو۔ سب پر حکم کفر لگائیں اور خود بٹے کٹے مسلمانوں کے بچے بنے رہیں، الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین[2] (خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ت)

ہاں ہاں وہابیو! گنگوہیو! دیوبندیو! تھانویو! دہلویو! امرتسریو! بات کے پکے اور قول کے سچے ہو تو آنکھیں بند کرکے منہ کھول کر صاف کہہ ڈالو کہ ہاں ہاں شاہ ولی اللہ سے لے کر فقہاء، محدثین، مفسرین، متکلمین، اکابر علماء، اکابر علماء سے لے کر اولیاء، اولیاء سے لے کر ائمہ اطہار، ائمہ اطہار سے لے کر انبیاءِ عظام، انبیاءِ عظام سے لے کر سید الانبیاء، سید الانبیاء (صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم) سے لے کر واحد قہار تک تمہارے دھرم میں سب کافر ہیں۔ اس کی بحث ہے اس میں کلام ہے۔ دو چار، دس بیس عبارات تخصیص دکھانے، کروٹیں بدلنے، کہنے، مکرنے، اُڑے اُڑے پھرنے سے کام نہیں چلتا۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷
[2] " " " ۱۱/ ۱۸

31 یہ کہنا آسان تھا کہ احمد رضا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل ہوگیا اور یہ عقیدہ
31 کفر کا ہے، مگر نہ دیکھا کہ احمد رضا کی جان کن کن پاک دامنوں سے وابستہ ہے، احمد رضا کا سلسلۂ اعتقاد علماء، اولیاء، ائمہ، صحابہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللہ رب العالمین تک مسلسل ملا ہوا ہے والحمد للہ رب العٰلمین ؎

گرچہ خوردیم نسبتے ست بزرگ

(اگرچہ ہم چھوٹے ہیں مگر نسبت بلند ہے۔ ت)

حضرت مولوی معنوی قدس سرہٗ پر اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں، کیا خوب فرمایا ہے: ؎

رومی سخن کفر نگفتست و نگوید منکر مشویدش
کافر شود آنکس کہ بانکار برآمد مردود جہاں شد

(رومی نے کفر کی بات نہیں کہی ہے اور نہ کہے گا، اس کے منکر مت ہو۔ کافر وہ شخص ہوتا ہے جس نے انکار ظاہر کیا مردود جہاں ہوگیا۔ ت)

اب اپنا ہی حال سوچو کہ تمھاری آگ کا لوکا کہاں تک پہنچا جس نے علماء، اولیاء و ائمہ و صحابہ و انبیاء و مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم) و حضرت کبریا (جل وعلا) سب پر معاذ اللہ وہی ملعون حکم لگادیا اور "کافر شود مردود جہاں شد" کا تمغہ لیا۔

پھر کیا تمھاری یہ آگ اللہ و رسول (جل وعلا وصلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم) کو ضرر پہنچائے گی؟ حاش للہ، بلکہ تمھیں کو جلائے گی اور بے توبہ مرے تو ان شاء اللہ القہار ابد الآباد تک "ذُق انک انت الاشرف الرشید" (اس کا مزہ چکھ بے شک تو اشرف رشید ہے۔ ت) کا مزہ چکھائے گی۔

پھر بھی ہم کہیں گے انصاف ہی کی۔ تمام ائمہ و اولیاء و محبوبانِ خدا کو تم کافر کہو تو جائے شکایت نہیں، انھوں نے قصور ہی ایسا کیا ہے، ابلیس کی وسعتِ علم مانی تمھارے کلیجے کا شکوہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہوئی، براہین قاطعہ میں جس کا گیت گایا ہے، انھوں نے یہ تو کہا نہیں، لے کر چلے وسعتِ علم تمھارے دشمن محمد رسول اللہ اور ان کے غلاموں کی، صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم۔ پھر ان پر کیوں نہ یہ حکم جڑو کہ کون سا ایمان کا حصہ ہے۔

یہاں تک تو تم پر آسانی تھی مگر ذرا خدا کی تکفیر ٹیڑھی کھیر ہوگی، کاذب تو کہہ دیا کافر کہتے کچھ تو آنکھ جھپکے گی، اور سب سے بڑھ کر پتھر کے تلے دامن جناب شاہ ولی اللہ صاحب کا معاملہ ہے جسے وہابیہ کے لئے سانپ کے منہ کی چھچھوندر کہئے تو بجا ہے، نہ اگلتے بنتی ہے نہ نگلتے۔ وہ کہہ کر چل بسے کر

www.alahazratnetwork.org

محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم، ان کے غلاموں عارفوں پر ہر چیز روشن ہوتی ہے، وہ ہر علم ہر حال کی حقیقت کو پہنچے ہوتے ہیں، وفات تک جو کچھ آنے والا ہے ہر حال کی اُس وقت خبر رکھتے ہیں۔" کہاں تو وہ مجالس میلاد پر اطلاع ماننے سے گنگوہی بہادر کا ٹھکنڈ شرک بلکہ اوندھی سمجھ میں ایک ہی نکاح کی خبر ماننے سے وہ فتاوٰی حنفیہ کی تکفیریں اور کہاں یہ ولی اللّٰہی بڑے بول جو کھال لگی رکھیں نہ ڈھول۔ اب انھیں کافر نہیں کہتے تو غریب سُنّیوں کی تکفیر کیسے بن پڑے، اور وہابیت کی مٹی پلید ہو وہ الگ۔ اور اگر دل کڑا کر کے ان پر بھی کفر کی جڑ دی تو وہابیت بیچاری کا کٹھ ناٹھ ہوگیا۔ ان کے کافر ہوتے ہی اسمٰعیل جی کہ انھیں کے گیت گائیں، انھیں کو امام ومقتدا وپیر وپیشوا وحکیم اُمت وصاحبِ وحی وعصمت مانیں۔ کافر در کافر، کافروں کے بچے، کافروں کے چیلے ہوئے اور تم سب کہ اسمٰعیل جی کے شاہ صاحب کے معتقد و مدّاح بنتے تھے۔ تو ساتھ لگے گیہوں کے گھن تم سب کے سب کافرانِ کہن۔ اللہ اللہ کفر کو بھی تم سے کیا محبت ہے کہ کسی پہلو چلو، کوئی روپ بدلو وہ پھر پھر کر تمھارے ہی گلے کا ہار ہوتا ہے ؎

مگسِ کفر بود خالِ رخِ وہابی　　گر براند نرود ور برود باز آید

(اگر بھگائے تو نہیں جاتی اور اگر جائے تو لوٹ آتی ہے کفر کی مکھی وہابی کے چہرے کا تل ہے۔ ت)

کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لوکانوا یعلمون[1] وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا محمد واٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین، والحمدللہ رب العٰلمین۔

مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی ہے، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ اور درود نازل فرمائے اللہ تعالٰے ہمارے آقا ومولٰی محمد مصطفٰے پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام صحابہ پر۔ اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے سب جہانوں کا۔ (ت)

فقیر احمد رضا خاں قادری عفی عنہ
از بریلی ۴ ربیع الاول شریف روز شنبہ ۱۳۲۸ھ

رسالہ خالص الاعتقاد ختم ہوا

[1] القرآن الکریم ۶۸/ ۳۳